SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444

Tameerurdu@gmail.com

نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن

ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 331 Sunday 14th Dec 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۳۳۱ ،مورخہ ۱۴؍ دسمبر ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، ۲۲؍جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲؍روپے، صفحات: ۴

ملک کی پہلی ڈیجیٹل مردم شماری کیلئے بجٹ منظور

نئی دہلی: ملک میں ۲۰۲۷ء میں پہلی بار ڈیجیٹل مردم شماری ہوگی۔ مرکزی حکومت نے جمعہ کو کابینہ کی میٹنگ میں اس کیلئے ۱۱۷۱۸ ؍کروڑ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس کے مطابق فی شخص مردم شماری پر حکومت کے تقریباً ۹۷ ؍روپے خرچ ہوں گے۔ دراصل ۲۰۱۱ء کی مردم شماری میں ہندوستان کی آبادی تقریباً ۱۲۱ ؍کروڑ تھی۔ اگر اسے بنیاد مانا جائے تو ایک شخص کی گنتی کرنے میں تقریباً ۹۷ ؍روپے خرچ ہوگا۔ اگر ۱۵۰ ؍کروڑ تخمینہ شدہ آبادی مانی جائے تو فی شخص ۷۸ ؍روپے خرچ ہوں گے۔ مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے بتایا ۳۰ ؍لاکھ ملازمین ڈیجیٹل مردم شماری کا کام مکمل کریں گے۔ یہ سیس سافٹ ویئر کے ذریعے کیا جائے گا۔ اسے ڈیٹا سیکوریٹی کو دھیان میں رکھ کر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ مردم شماری دو مرحلوں میں کی جائے گی۔ پہلے مرحلے (اپریل-ستمبر ۲۰۲۶ء) میں گھروں کی فہرست اور گنتی شامل ہوگی۔ دوسرے مرحلے (فروری ۲۰۲۷) میں آبادی کی گنتی ہوگی۔ ڈیجیٹل مردم شماری کے اہم نکات: پہلی بار مردم شماری کا کام ڈیجیٹل اور پیپر لیس طریقے سے ہوگا مردم شماری جس ایپ سے کی جائے گی، اس میں پری-کوڈیڈ ڈراپ ڈاؤن مینو ہے۔ جوابات سیٹ ہیں۔ معلومات اسی ایپ میں درج ہوگی۔ ایپ میں درج ڈیٹا براہ راست بیک اینڈ سسٹم میں جائے گا۔ اس کے بعد مینوئل کمپائلیشن کی ضرورت نہیں۔ ایپ میں انٹیلی جینٹ کریکٹر ریکگنیشن ٹیکنالوجی ہے جو ہاتھ سے لکھے ہوئے یا نامکمل جملوں کو پڑھ سکتی ہے۔ آدھار نمبر دینے کا اختیار۔ زبان، تعلیم، ڈیجیٹل ایکس ڈاٹا۔ ہر گھر کا جی پی ایس پر مبنی ڈیجیٹل ریکارڈ۔ خواتین کی تعلیم اور روزگار سے متعلق ڈیٹا۔ کابینہ نے اور دیگر کیا فیصلے کئے۔ کابینہ نے 'کول سیٹو ونڈو' کو منظوری دی ہے۔ ۲۰۲۶ء سیزن کیلئے فیئر اور یج کوالٹی ملنگ کھوپرا کیلئے ایم ایس پی ۱۲۰۲۷ ؍روپے فی کوئنٹل اور بال کوپرا کے لی ۱۲۵۰۰ ؍روپے فی کوئنٹل طے کیا گیا ہے۔

کولکاتا: میسی کو نہ دیکھ پانے پر مداح برہم، منتظم گرفتار، وزیر اعلیٰ کا اظہار افسوس

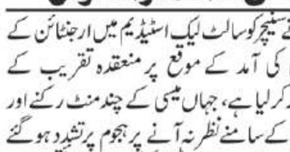

کولکاتا پولیس نے سنیچر کو سالٹ لیک اسٹیڈیم میں ارجنٹائن کے فٹبالر لیونل میسی کی آمد کے موقع پر منعقدہ تقریب کے آرگنائزر کو گرفتار کر لیا ہے، جہاں میسی کے چند منٹ رکنے اور زیادہ تر شائقین کے سامنے نظر نہ آنے پر ہجوم پرتشدد ہو گئے تھے۔ مغربی بنگال کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس راجیو کمار نے 'پی ٹی آئی' کو بتایا، ''شائقین میں اس بات پر کسی حد تک غصہ یا بے چینی تھی کہ وہ کھیل نہیں رہے۔ منصوبہ یہ تھا کہ وہ یہاں آئیں گے، ہاتھ ہلائیں گے، کچھ لوگوں سے ملیں گے اور واپس چلے جائیں گے۔'' انہوں نے مزید کہا، ''اب حکومت نے پہلے ہی ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے جو تمام پہلوؤں کا جائزہ لے گی۔ '' سالٹ لیک کے یوبھا بھارتی کریرنگن (اسٹیڈیم) میں اس وقت حالات بگڑ گئے جب شائقین کو میسی کی مناسب جھلک دیکھنے کو نہ ملی، جس کے بعد متعدد افراد نے غصے میں بوتلیں اور کرسیاں اچھالیں۔ ریاستی پولیس سربراہ نے کہا کہ منتظمین نے تحریری طور پر ٹکٹوں کی رقم واپس کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ انہوں نے کہا، ''اب صورتحال قابو میں ہے۔'' شائقین کے مطابق ٹکٹوں کی قیمتیں چار ہزار روپے سے لے کر پچیس ہزار روپے تک تھیں۔ منتظم کی گرفتاری کی تصدیق ایڈیشنل ڈی جی پی (قانون و نظم) جاوید شمیم نے اے این آئی کو کی۔

انسانیت اور بھائی چارے کی شاندار مثال!

بیٹے کی یاد میں جناردن سنگھ نے قبرستان کے لیے عطیہ کردی اپنی زمین

بہار: (ایجنسی) بہار کے ایک ہندو خاندان نے انسانیت اور بھائی چارے کی شاندار مثال پیش کی ہے۔ اپنے اکلوتے بیٹے کی المناک موت کے بعد غمزدہ والد نے اس کی یاد میں لاکھوں روپے مالیت کی ایک بیگھہ زمین مسلمانوں کو عطیہ کردی تا کہ وہاں قبرستان بنایا جا سکے۔ بیٹے کی یاد میں تڑپ رہے خاندان کا یہ فیصلہ ہندو۔ مسلم اتحاد اور فرقہ وارانہ یکجہتی کے جذبے کو مزید تقویت دے رہا ہے۔ ان کے اس فیصلے کی گاؤں اور آس پاس کے علاقوں میں خوب تعریف ہو رہی ہے۔ یہ واقعہ بکسر کے چوسا بلاک کے دیوی ڈیہرا گاؤں کا ہے جہاں جناردن سنگھ کے اکلوتے بیٹے شیوم کمار (25 سال) کی 18 نومبر کو دہرادون میں ایک سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ آئی ٹی سے بی ٹیک اور ایم بی اے کر چکے شیوم دہرادون میں تین فیکٹریاں چلا رہے تھے۔ موجودہ وقت میں خاندان ان کی شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ بیٹے کی موت سے نڈھال ہو چکے جناردن سنگھ کہتے ہیں کہ میرا بیٹا بڑا سمجھدار فطرت کا تھا، ہم نے اس کی تعلیم و تربیت دہرادون میں ہی پوری کرائی تھی۔ میرے بیٹے کی آخری رسومات مانیکا گھاٹ میں کی گئیں۔ وہاں جو کچھ ہوا اسے دیکھ کر ان کا دل بھر آیا۔ جناردن سنگھ بتاتے ہیں کہ آخری رسومات کے لئے گاؤں کے مسلمانوں کو کافی پریشانی ہوتی، یہ دیکھ کر میرا دل پگھل جاتا تھا۔ اس کے بعد میں نے گاؤں میں ہی اپنی ایک بیگھہ زمین کو وہاں کے مسلمانوں کو قبرستان کے لیے عطیہ کر دی۔ جناردن سنگھ کا دہرادون میں آیورویدک ادویات کے خام مال کا کاروبار ہے۔ جناردن سنگھ کے فیصلے میں ان کا مشترکہ خاندان بھی شامل ہے۔ جناردن کے چھوٹے بھائی اور متوفی کے چچا برج نندن سنگھ کہتے ہیں کہ قبرستان کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔ اس کمیٹی میں ہندو اور مسلمان دونوں شامل رہیں گے۔ یہ کمیٹی قبرستان کی دیکھ بھال کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ قبرستان کے لیے جو زمین عطیہ کی گئی ہے اس پر ابھی فصل لگی ہوئی ہے۔ فصل کٹنے پر اس کا پیسہ بھی قبرستان کی کمیٹی میں رکھا جائے گا۔ اب اس زمین پر ہمارے خاندان کا کوئی حق نہیں ہے۔

قومی شاہراہ پر مسافروں کو لوٹنے والے گروہ کا پردہ فاش، پولیس کی فوری کارروائی سے عوام کو بڑی راحت

بیڑ (نمائندہ) دھولیہ سولاپور قومی شاہراہ پر مسافروں کی گاڑیوں کو روک کر، شیشے توڑ کر اور ہتھیار کا خوف دکھا کر ڈکیتی اور جبری چوری کرنے والے چالاک گروہ کو بیڑ مقامی کرائم برانچ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے گرفتار کر لیا ہے۔ اس کامیاب پولیس کارروائی میں شاہراہ پر ہوئی ایک ڈکیتی اور تین جبری چوریوں سمیت کل چار سنگین جرائم کا انکشاف ہوا ہے۔ مسلسل ہو رہی ان وارداتوں سے عام شہریوں اور مسافروں میں خوف کا ماحول بن گیا تھا، جسے دور کرنے میں پولیس کی یہ کارروائی انتہائی قابلِ ستائش سمجھی جا رہی ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نونیت کانوت کے احکامات پر شاہراہوں پر بڑھتے جرائم پر قابو پانے کے مقصد سے مقامی کرائم برانچ کا خصوصی دستہ تشکیل دیا گیا تھا۔ پولیس سب انسپکٹر شری رام کھٹاوکر کی قیادت میں اس ٹیم نے سی سی ٹی وی فوٹیج، تکنیکی تجزیہ اور خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر تفتیش شروع کی۔ تفتیش کے دوران 11 دسمبر 2025 کو اطلاعات ملی کہ ملزم کلمب (ضلع دھاراشیو) سے کیج کی طرف آ رہے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری اقدامات اٹھاتے ہوئے ناکہ بندی کی۔ پولیس کو دیکھتے ہی ملزموں نے گاڑی نہ روکتے

ہوئے بھاگنے کی کوشش کی، لیکن پولیس نے بہادری، ہوشیاری اور ماہرانہ حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعاقب کر کے سیاہ رنگ کی ایم جی ہیکٹر کار سے ملزموں کو پکڑ لیا۔

انکشاف شدہ جرائم

4 دسمبر – 2025 وڈگاؤں ڈھوک (تحصیل گیورائی): جیکٹ پہن کر سڑک پر گاڑی روک کر بیرونی ریاست کے مسافروں کے ساتھ مار پیٹ کر سونا اور نقدی لوٹ لی گئی۔ (پولیس اسٹیشن گیورائی، جرم نمبر 714/2025)

25 ستمبر – 2025 سمبھاجی مہاراج چوک، بیڑ: صبح سویرے ڈرائیور کے سوتے وقت گاڑی کا شیشہ توڑ کر مسافروں کے ساتھ مار پیٹ کر سونے چاندی کے زیورات چھین لیے گئے۔ (پولیس اسٹیشن بیڑ دیہی، جرم نمبر--316/2025)

20 نومبر – 2025 ہوٹل دبئی کے سامنے: کھڑی گاڑی کا شیشہ راڈ سے توڑ کر ہتھیار کا خوف دکھاتے ہوئے قیمتی اشیاء چوری کی گئیں۔ (پولیس اسٹیشن بیڑ دیہی، جرم نمبر 402/2025)

9 نومبر – 2025 دھنوڈے وستی (پالی): رات کے وقت آئی آر بی پارکنگ ایریا میں گاڑی روک کر جیب سے نقدی جبری طور پر نکالی گئی۔ (پولیس اسٹیشن بیڑ دیہی، جرم نمبر 417/2025)

گرفتار ملزم

(تمام رہائشی مکرواڑی، تحصیل واشی، ضلع دھاراشیو)

راہل انل کالے (عمر 19 سال)، وکاس انل کالے (عمر 21 سال) انل رام کالے (عمر 40 سال)

ملزموں نے اپنے ساتھیوں سنیل ہیرمن دشانڈے، سچن عرف آوڈیا رام کالے اور ببلو شیو دشانڈے (تمام رہائشی مکرواڑی) کے ساتھ مل کر مذکورہ بالا چاروں جرائم کرنے کا اقبال کر لیا ہے۔ شاہراہ پر مسلسل ہو رہی لوٹ مار کی وارداتوں سے عوام میں گہری تشویش اور عدم تحفظ کا احساس پایا جاتا تھا۔ ایسے میں بیڑ پولیس، خصوصاً مقامی کرائم برانچ کی جانب سے کی گئی یہ فوری، بہادرانہ اور مؤثر کارروائی نہ صرف مجرموں پر نکیل ڈالنے میں کامیاب رہی ہے، بلکہ عام شہریوں اور مسافروں میں تحفظ اور اعتماد کا جذبہ مضبوط کرنے میں بھی اہم ثابت ہوئی ہے۔ پولیس افسران اور پوری ٹیم کی یہ کارروائی یقیناً قابلِ تعریف ہے۔

اقلیتی ترقیاتی اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے

مہا اقلیتی فورم کا ضلع کلکٹر سے مطالبہ

احمد نگر (عابد خان) ریاستی حکومت نے اقلیتی ترقی محکمہ کے ذریعہ ریاست میں اقلیتی برادریوں کی ترقی کے لئے بہت سی اسکیمیں نافذ کی ہیں۔ بارٹی کی سرزمین پر قائم ہو چکی ہے۔ اقلیتی کمشنریٹ قائم کیا گیا ہے۔ تاہم ضلعی سطح پر اقلیتوں کے لئے اسکیمات کو اقلیتی ترقی افسر کے ذریعہ موثر انداز میں نافذ نہیں کیا جا رہا ہے اور مہا اقلیتی فورم نے اس کا مطالبہ کیا ہے۔ اس موقع پر تنظیم کے ریاستی سربراہ ذاکر شکلگر، ورکنگ صدر ڈاکٹر اسلم باری، سکریٹری محسن شیخ، سینئر صحافی سلیم خان پٹھان، سید وہاب، معمار ارشد شیخ، اردو ساہتیہ پریشد کے سکریٹری عابد دولھے خان، سینئر سٹیزنز اسوسی ایشن کے صدر خان صاحب، سماجی کارکن افضل بھائی شیخ، ریحان قاضی، ریحان گوجرانوالہ، بشیر پٹھان، اسماعیل پاپا میاں شیخ، فقیر محمد شیخ وغیرہ نے ڈسٹرکٹ مائناریٹی آفیسر اور ڈسٹرکٹ پلاننگ آفیسر دیپک داتیر سے ملاقات کی اور اقلیتوں کے مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ وفد نے داتیر سے ضلع کلکٹر آفس میں اقلیتی کمرے کے قیام، اقلیتی کمرے کے نام کا بورڈ لگانے، خواتین کے ہاسٹل کو فوری طور پر مکمل کرنے، ضلع پریشد کے اردو اسکولوں کے اساتذہ کے مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر مہا مائناریٹی فورم کی جانب سے دیے گئے بیان میں کہا گیا کہ اقلیتی طبقہ سب سے پسماندہ طبقہ ہے، حکومتی کمیٹیوں نے اعلان کیا ہے کہ، اس برادری کو قومی دھارے میں لانے کے لیے ریاستی سطح سے ترقیاتی امداف اور پالیسیوں کا اعلان کیا جاتا ہے۔ لیکن ضلعی انتظامیہ لاتعلق ہے اور ضلعی سطح پر ترقی کے لیے کوئی اقدام نہیں کیا جا رہا، ہم آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں، مسائل درج ذیل ہیں- (1 ڈسٹرکٹ

مائناریٹی ڈیولپمنٹ آفس شروع کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ پلاننگ آفیسر کو ڈسٹرکٹ مائناریٹی ڈیولپمنٹ آفیسر کے عہدہ کی اضافی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اس دفتر میں ایک/ دو کلرک اور ایک چپراسی کا تقرر کیا جانا ہے۔ اور محکمہ اقلیتی ترقی، حکومت مہاراشٹر کی اسکیموں کے بارے میں بیداری پیدا کرنا، ترقیاتی کاموں کے لیے تجاویز تیار کر کے وزارت کو بھیجنا، وزیر اعظم کے 15 نکاتی اقلیتی ترقیاتی پروگرام کو نافذ کرنا، ہر سال قومی ہفتہ اور اقلیتی حقوق کے دن کا انعقاد وغیرہ، متعلقہ اقلیتی برادری کے ترقیاتی کاموں کی دیکھ بھال، سماج کے طبقات کے مسائل کو حل کرنا، وغیرہ شامل ہیں۔ انتظامی بے حسی کی وجہ سے ترقی اس پر مخلصانہ توجہ دیتے ہوئے ضلع اقلیتی ترقی برانچ، ضلع دفتر جیسے بڑے بورڈ دفتر کے باہر لگائے جائیں، ضروری عملہ کا تقرر کیا جائے، اور اقلیتی اسکیم کے بارے میں بیداری پیدا کی جائے۔ (2 غیر سرکاری ارکان کو ضلع اقلیتی ترقی کی نگرانی کمیٹی میں مقرر کیا جانا چاہئے، چاہے وہ غیر سرکاری رکن ہوں یا نہ ہوں۔ اس کمیٹی کے سہ ماہی اجلاس منعقد کیے جائیں اور تمام مسائل حل کیے جائیں۔ (3 اقوام متحدہ کی ہدایت کے مطابق ہر سال 18 دسمبر کو اقلیتی حقوق کا دن منایا جائے، قومی ہفتہ بھی منایا جائے۔ اس کے لیے ہمیں ہر سال حکومت کے نئے سرکلر کا انتظار کیے بغیر یوم اقلیتی حقوق اور قومی ہفتہ منانے کا منصوبہ بنانا چاہیے۔ اجازت شدہ فنڈز خرچ کر کے پروگرام منائے جائیں۔ اقلیتی کمیشن سے فنڈز کی درخواست کی جائے۔ پروگرام منانے سے متعلق رپورٹ کمیشن کو پیش کی جائے۔ فی الحال اقلیتی کمیشن نے اس سلسلے میں آپ کو ایک سرکلر بھیجا ہے۔ اس لیے مذکورہ پروگراموں پر عمل کیا جائے۔ بصورت دیگر ہم سماج کے تئیں انتظامی غیر ذمہ داری کے تعلق سے متعلقہ محکمہ سے اپیل کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو انتظامیہ کے خلاف آئینی جنگ لڑیں گے تاہم بیان کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ضلع اقلیتی آفیسر اس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے مناسب ہدایات دیں۔ ضلع اقلیتی افسر دیپک داتیر نے یقین دلایا کہ ہم اس سلسلے میں محکمہ اقلیتی کے ذریعہ حکومت کی مختلف اسکیموں کا مطالعہ کر رہے ہیں اور ان اسکیموں کو ضلع میں موثر انداز میں نافذ کرنے کی کوشش کریں گے۔

زندگی کی ڈور کو کاٹتی پتنگ مانجھے کی خونی ڈور

والدین بچوں کی نگرانی کریں، خونی مانجھے کی ڈور نہ مذہب دیکھتی ہے اور نہ ہی رنگ و نسل

سید فاروق احمد سید علی
9823913213

اورنگ آباد: (ف۔الف) کہا جاتا ہے کہ پہلے پہل پتنگ بازی کبھی ثقافت اور خوشی کا ایک رنگ ہوا کرتی تھی، لیکن افسوس کہ چند سالوں سے یہ ''خونی کھیل'' میں تبدیل ہو چکی ہے۔ گذشتہ دنوں ملک کے مختلف اخبارات میں اور خود ہمارے شہر اورنگ آباد میں بھی پتنگ کی ڈور سے کئی پرندوں جانوروں اور انسانی جانوں کو بہت نقصان پہنچا ہے اور ابھی حال ہی میں ایک معصوم بچی پتنگ کی ڈور سے مرتے مرتے بچی اس خبر نے حساس دل کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔

''چمپا چوک پر ایک اور معصوم بچی نائیلون مانجھے کا شکار ہو گئی''۔

اس حادثے میں بچی کی ناک، آنکھ کا بازو کا حصہ اور چہرہ بری طرح کٹ گیا ہے۔ بچی کی قسمت اچھی تھی کہ اس کی آنکھ بچ گئی، لیکن اس کی حالت اتنی شدید زخمی تھی کہ اسے علاج کے لیے دوبارہ ہسپتال میں داخل کروانا پڑا ہے۔ ڈور اگر تھوڑی نیچے ہوتی تو خدانخواستہ بچی کی جان کو انتہائی خطرناک خطرہ لاحق ہوتا۔۔ لگتا ہے پتنگ بازی کی یہ ''تفریح'' اب انسانی جانوں کی دشمن بن چکی ہے۔

یاد رہے کہ پتنگ بازی میں استعمال ہونے والی ڈور کئی اقسام کی ہوتی ہے۔ پتنگ اڑانے کے شوقین افراد پتنگ کٹنے سے بچانے کے لیے ڈور کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے لیے اس پر ایک خاص قسم کا 'مانجھا' استعمال کرتے ہیں جو کانچ کے پاوڈر سے بنایا جاتا ہے۔ یہ مانجھا اگر زیادہ مقدار میں استعمال کیا جائے تو وہ پتنگ کی ڈور کو ایک تیز دھاری آلے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ جب کوئی پتنگ کٹتی ہے تو اس کے ساتھ جڑی کئی گز لمبی کانچ والی ڈور پتنگ کے وزن کے ساتھ تیزی کے فاصلہ طے کرتی ہوئی بے لگام نکل جاتی ہے۔ اور وہی ڈور پر نائیلون کے مانجھے کی ہو تو بس اللہ ہی رحم کرے۔

کیمیکل لگی نائیلون کی مضبوط ڈوری انسانی اموات کی دوسری بڑی وجہ ہے، یہ انتہائی مضبوط ہوتی ہے جو کہ مچھلی پکڑنے، بیگ اور جوتے وغیرہ بنانے، سلوانے میں استعمال ہوتی ہے یہ چین سے درآمد کی جاتی ہے۔ اس پر کیمیکل لگایا جاتا ہے جو کہ رگڑ کھانے پر انتہائی گرم ہو جاتا ہے اور ساتھ لگنے والی ڈور کو کاٹ ڈالتا ہے۔ اس سے پتنگ اڑانے اور دوسرے کی پتنگ کاٹنے کا طریقہ عام پیچ لگانے سے مختلف ہوتا ہے۔

موٹر سائیکل سوار افراد کو خاص طور پر اس بے لگام کانچ کی ڈور کی زد میں آنے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے کیونکہ ان کی رفتار بھی تیز ہوتی ہے اور باریک ڈور کو دور سے دیکھنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ وہ ڈور کی لپیٹ میں آتے ہیں جوان کے گلے کے گرد لپٹ جاتی ہے اور جب ایک طرف کھنچتی ہے تو تیز دھاری آلے کا کام کرتے ہوئے ان کو زخمی کر دیتی ہے۔ پولیس کے مطابق زیادہ تر حادثات میں یہی کانچ کی ڈور نظر آتی ہے۔ گلا کٹ جانے کی وجہ سے یا زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے ہلاکتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ کانچ کی اس ڈور کے علاوہ بہت سے افراد اس ڈور کے آگے کچھ فٹ لمبی نائیلون کی تار یا پھر دھاتی تاریں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ دھاتی تاریں جب بجلی کی تاروں سے ٹکراتی ہیں تو 'پتنگ لوٹنے والے' کئی افراد کرنٹ لگنے سے مر جاتے ہیں یا زخمی ہو جاتے ہیں۔ پولیس کے مطابق ان میں زیادہ تر بچے شامل ہوتے ہیں جو 'کٹی ہوئی پتنگ لوٹنے کی کوشش میں اس کے پیچھے بھاگ رہے ہوتے ہیں'۔

واضح رہے کہ نائیلون کے مانجھے کی ریل صرف ۱۷۵ روپیوں میں آتی ہے اور اس معمولی منافع کی خاطر شہر کی گلیوں میں موت بانٹ رہے ہیں۔ یہ قاتل ڈور، جسے ''انڈسٹریل یوز'' (صنعتی استعمال) کے نام پر آن لائن اور خفیہ طریقوں سے منگوایا جا رہا ہے، اب دکانوں کے بجائے گھروں اور گوداموں میں چھپ کر بیچی جا رہی ہے۔ یہ لوگ چند سکوں کی کھنک میں یہ بھول گئے ہیں کہ ان کا بیچا ہوا یہ دھاگہ کسی کی گردن کاٹنے یا چہرہ بگاڑنے کا سبب بن سکتا ہے۔

پولیس کمشنر پراوین پوار کا اقدام قابلِ ستائش ہے جنہوں نے سخت موقف اختیار کرتے ہوئے اپنا ذاتی وہاٹس ایپ نمبر (9224514001) عوام کے لیے جاری کیا ہے تا کہ اس غیر قانونی دھندے کی مخبری کی جا سکے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا صرف پولیس کے ڈنڈے سے یہ معاشرتی برائی ختم ہوگی؟ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ چھپ کر مانجھا بیچنے والے کوڈ ورڈز (Code Words) کا استعمال کر رہے ہیں اور ہوم ڈیلیوری کے ذریعے یہ زہر پھیلا رہے ہیں۔

اے سی پی ساگر دیشمکھ نے اس سلسلہ میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ سی ایس نگر پولس کی جانب سے نائیلون اور چائینز مانجھوں کے خلاف مہم شروع کی گئی ہے۔ جس کے تحت ہم عوام کی رہنمائی بھی کر رہے ہیں اور کاروائی بھی کر رہے ہیں۔ اب تک ہم نے جنسی، سڈکو، ستارا، مکند واڑی اور سٹی چوک میں ہم نے خصوصی دستوں کے ساتھ کاروائی کو انجام دیا جس میں ۱۰ ملزمین کو گرفتار بھی کیا جا چکا ہے۔ اور ان کے قبضہ سے ۹۳۰ مانجھوں کی ریل ضبط کی گئی ہے۔ ۸ لاکھ ۴ ہزار کا مال بھی ضبط کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ہم اسکول کالجز اور نکڑوں پر جا کر عوام سے پرزور اپیل کر رہے ہیں کہ نائیلون اور چائینز مانجھا استعمال نہ کریں۔ ساتھ ہم نے آن لائن خرید و فروخت مانجھوں پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ شہر میں جان لیوا مانجھوں پر پوری طرح سے پابندی لگے تا کہ جانور اور انسان دونوں محفوظ رہے۔ اے سی پی نے مزید بتایا کہ ہم اسکول اور کالج سطح پر مختلف قسم کے مسابقے رکھنے جا رہے ہیں جن میں آرٹ، پینٹنگ، مضمون نگاری اور نظم نگاری جیسے دیگر مسابقے شامل ہیں۔ جس میں زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات کو شرکت کی گذارش کی گئی ہے۔ یہ مسابقے کب اور کہاں ہوں گے اس کی مکمل معلومات جلد ہی اخبارات کے ذریعے دی جائے گی۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ پچھلے سال اسی مہلک نائیلون مانجھے نے کتنے ہی گھروں کے چراغ گل کر دیے تھے۔ کتنے ہی موٹر سائیکل سوار نوجوان اپنی گردنیں کٹوا بیٹھے اور کتنے ہی بے زبان پرندے فضا میں اڑتے ہوئے تڑپ تڑپ کر جان دے گئے۔ حالیہ واقعہ اور کچھ روز قبل ایک چھوٹے بچے کا بال بال بچ جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ خطرہ اب ہمارے سروں پر منڈلا رہا ہے۔

ہم حکومت اور انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ:

نائیلون مانجھا بیچنے والوں پر صرف جرمانہ نہیں، بلکہ اقدامِ قتل جیسی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔

جس طرح شہر کی پولیس نے نشہ، گانجہ اور دیگر منشیات کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے، اسی طرح کا رویہ نائیلون مانجھا بیچنے والوں کے ساتھ بھی اپنایا جائے۔

نائیلون مانجھا فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے انہیں پکڑ کر ان کی پیدل یاترا نکالی جائے تا کہ وہ انسانی زندگیوں سے کھلواڑ کرنے سے توبہ کر لیں۔

کوریئر کمپنیوں اور آن لائن ویب سائٹس پر سخت نگرانی رکھی جائے جو ''انڈسٹریل یوز'' کے نام پر یہ موت کا سامان شہر میں لا رہی ہیں۔

خاص طور پر مسلم اکثریتی آبادی والے علاقوں کے تمام نوجوانوں اور ان کے سرپرستوں سے اپیل ہے کہ وہ خدارا! نائیلون مانجھے کا استعمال نہ کریں اور کسی کی جان سے کھلواڑ نہ کریں۔ اگر آپ کا بچہ نائیلون مانجھا استعمال کر رہا ہے، تو آپ بھی اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔

عزیز قارئین کرام یہ دھاگہ نہیں، یہ تلوار کی دھار ہے۔ آیئے عہد کریں کہ ہم اس ''موت کے بازار'' کو بند کر کے دم لیں گے۔ اگر ہم نے آج آواز نہ اٹھائی، تو کل یہ خونی ڈور ہمارے اپنے گھر کا راستہ بھی دیکھ سکتی ہے۔ ''زندگی انمول ہے، اسے 175 روپے کے منافع پر قربان نہ ہونے دیں!''

اُردو غزل میں علامت نگاری!

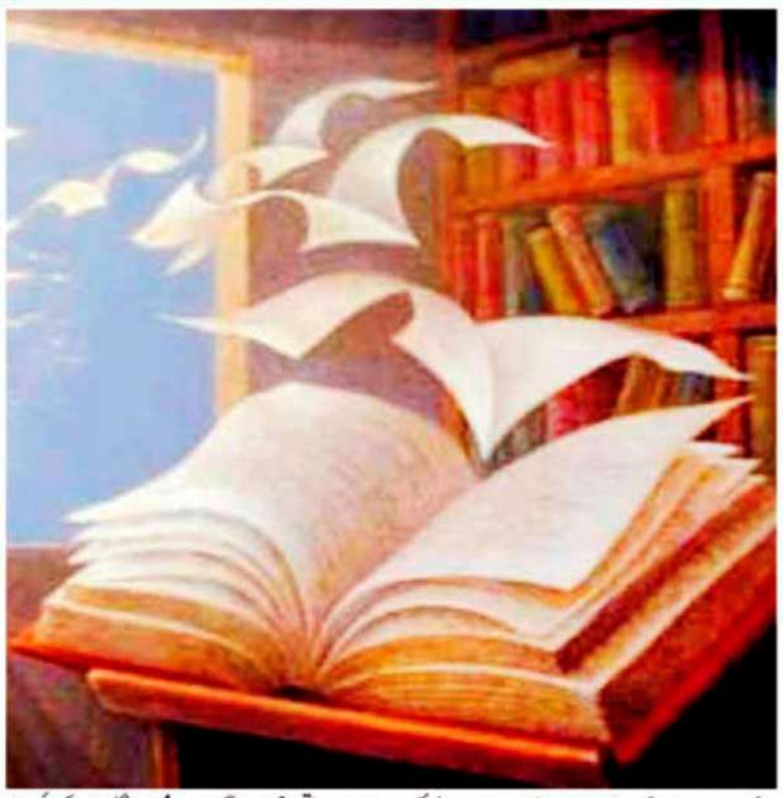

• ضیا تقوی۔ لکھنؤ۔ انڈیا

اردو غزل میں علامت نگاری کے موضوع پر کچھ تحریر کرنا مقصود ہے۔ لہٰذا ہم کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ لفظِ علامت کے معانی ومفاہیم کیا ہیں۔ علامت کیسے تشکیل پاتی ہے۔

لغت کے اعتبار سے علامت اسم مؤنث عربی کا لفظ ہے۔ علامت کے لغوی معنی ہیں۔ سمبل symbole، نشانی، اشارہ، شناخت یا پہچان کا نشان، لیبل، ٹریڈ مارک، کوئی ایسا لفظ یا ترکیب جو کسی شے یا واقعے کی نمائندگی کرے یا نشان دہی کرے۔ کسی شے کی نشان دہی یا پہچان کرانے کے لئے نشانی بنانے کو ہی علامت سازی کہا جاسکتا ہے۔ شاعری، نثر نگاری یا مصوری میں علامت کا استعمال نیا نہیں ہے۔ صاحب فن حضرات خواہ وہ شاعر ہوں، مصور ہو یا نثر نگار ہوں، سب نے ہی علامتوں کا استعمال کیا ہے۔ مصور تصویروں میں آڑی ترچھی، ٹیڑھی میڑھی لکیروں سے علامات تشکیل دیتے آئے ہیں۔ علامت نگاری شاعری اور مصوری کی وہ طرز ہے جس میں اشیا اور خیالات کو اصلی رنگ میں پیش کرنے کے بجائے اشارات اور کنایات سے کام لیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آسمان پر گھنے بھورے یہ کالے بادلوں کا چھا جانا، بجلی کا کڑکنا۔ بارش کی علامت ہے۔ درختوں سے پتوں کا گرنا خزاں کی علامت ہے اور چمن میں پھولوں کا کھلنا بہار کی علامت مانا جاتا ہے۔ بقول ڈاکٹر ہارون رشید" علامت نگاری صرف ایک ادبی اصطلاح نہیں بلکہ ادب کی دنیا میں ایک تحریک کی حیثیت رکھتی ہے۔ اصطلاحی مفہوم میں علامت نگاری ایک ایسا وسیلہ ہے جو کسی لفظ، شے، کردار، واقعے یا تصور کو کسی خاص مقصد یہ مفہوم میں پیش کرتی ہے۔ علامت نگاری سے مراد مختلف افکار و خیالات اور احساسات و جذبات کو مخصوص الفاظ و اشارات کی صورت میں بیان کرنا ہے۔ جیسے ریاضی میں جمع، نفی، ضرب، تقسیم، وغیرہ کے لیے علامتیں وضع کی گئیں۔ اسی طرح ادب میں شاعروں اور ادیبوں نے مختلف افکار و نظریات اور احساسات و جذبات کے لیے علامتیں تخلیق کیں۔ لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ ادب اور فلسفے میں علامت سے مراد نشان یہ اشارہ نہیں۔ یعنی یہاں علامت اپنے لغوی معنوں میں استعمال نہیں ہوتی بلکہ علامت وسیع معنی رکھتی ہے۔"

یہاں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ریاضی کے لیے بنائی گئی علامتیں دراصل علامات نہیں ہیں بلکہ نشانی ہیں۔ جمع، جوڑنے کا نشان ہے، ضرب، گھٹانے کا اور تقسیم، بانٹنے کا نشان ہے۔ اس لیے انکو علامت کے طور پر نہیں دیکھا جاسکتا۔

بقول ڈاکٹر وزیر آغا۔۔

"اصل ادب تو علامتی ادب ہی ہوتا ہے۔ تخیل کے کورے جسم پر علامت وہ پھونک ہے جو زندگی کی رمق بن کر کالی کوٹھری کو اُجالا بخشتی ہے"

استاذ محترم پروفیسر انیس اشفاق اس سلسلے میں اپنے تحقیقی مقالے میں لکھتے ہیں کہ" تمام بالواسطہ پرایوں کی توضیح اور تصریح اور علامت سے انکے امتیاز اور اختلاف کے بعد ہم علامت کے سلسلے میں جن نتائج تک پہنچے ہیں وہ یہ ہیں کہ علامت قائم بالذات ہوتی ہے یعنی علامتی اظہار بجائے خود بیانِ واقع ہوتا ہے لیکن اس بیان واقع کے ظاہری اور اوپری مفہوم سے ذہن اس مفہوم کے مماثل کسی اور مفہوم کی طرف منتقل ہوجاتا ہے"

"ٹی ایس ایلیٹ کے حوالے سے انیس اشفاق صاحب تحریر کرتے ہیں کہ علامت جو ایک قائم بالذت شے ہے شاعر اور قاری کے مابین رہتی ہے اور کسی نہ کسی طرح اس کا رابطہ دونوں سے ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کا رابطہ شاعر کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو جیسا قاری کے ساتھ"

ان آراء کی روشنی میں ہمکو علامت کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے لیکن ادبی تاریخ کے حوالے سے اگر غور کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ علامت وقت کے ساتھ ساتھ اپنے معنی ومفاہیم تبدیل بھی کرتی ہے۔ اس حوالے سے خلیل الرحمن اعظمی لکھتے ہیں:

"چونکہ جدید تر غزل جدید تر ذہنی کیفیات اور طرزِ احساس کی پیداوار ہے، اس لیے اس غزل میں ہمیں ایک نئی فضا اور ایک نیا ذائقہ ملتا ہے۔

اس غزل میں پرانی علامتوں کی تکرار اور گھسے پٹے تلازموں کے بجائے تازہ علامتیں اور الفاظ کے نئے تلازمے ملتے ہیں۔ یہ الفاظ اور علامتیں ہمیں ہر جگہ زندہ اور محسوس شکل میں دکھائی دیتی ہیں۔ دن، رات، اندھیرا، اجالا، سورج، چاند، شام، سناٹا، تنہائی، چراغ، پتا، ٹہنی، فصیل، حصار، سمندر، بادبان، جزیرہ، ابر، پتھر، خاک، ریت، راکھ اور اس طرح کے بہت سے الفاظ غزل میں ایک نئی معنویت کے ساتھ استعمال کیے گئے ہیں۔ اس طرح کہ غزل کی لفظیات اور اس کی مخصوص فضا بالکل بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے"۔

علامت نگاری کے رجحان کے نمائندہ شعرا کی تخصیص ممکن نہیں لگتی تقریباً سبھی شعراء کے کلام میں علامت پائی جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ غزل میں چراغ، شمع، آگ، تاریکی، گھر، در و دیوار، آئینہ، روزن، قفس وغیرہ کے علاوہ پیڑ، جنگل، پتھر، برف، گھر، شہر، پتے، شاخیں، دھوپ، سورج، دھواں، زمین، آندھی، سانپ، کھڑکی، دیوار، منڈیر، گلی، کبوتر، دھول، رات، چاندنی اور درجنوں دوسرے الفاظ علامتی رنگوں میں شعراء نے خوب خوب بہترین پیرایوں میں استعمال کئے ہیں۔

یہاں بات کی وضاحت کے لیے چند شعر حاضر کر رہا ہوں۔

چلی ہے تھام کے بادل کے ہاتھ کو خوشبو
ہوا کے ساتھ سفر کا معاملہ ٹھہرا

(پروین شاکر)

میں نے ان سب چڑیوں کے پَر کاٹ دیے
جن کو اپنے اندر اڑتا دیکھا تھا

(شاھد حسن)

صبح نو نغمہ بہ لب ہے مگر اے ڈوبتی رات
میرے حصے میں تری مرثیہ خوانی آئی

(مخمور سعیدی)

سانس لینے کو تو جینا نہیں کہتے ہوں گے
زندگی کے لیے کچھ اور علامت ہوگی

(امیر مہدی)

برسے بغیر ہی جو گھٹا گھر کے کھل گئی
اک بے وفا کا عہد وفا یاد آ گیا

(خمار بارہ بنکوی)

اللہ رے عندلیب کی آوازِ دل خراش
دل ہی نکل گیا جو کہا اُن نے ہائے گل

(میر)

قفس میں مجھ سے رودادِ چمن کہتے نہ ڈر ہمدم
گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

(غالب)

ان تمام اشعار میں شعراء نے علامات کا بخوبی استعمال کرکے اپنے پیغام کو واضح رکھا ہے۔ اختتام تحریر میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ علامت، تشبیہ اور استعارے سے بلیغ پیرایہ اظہار ہے۔ علامت اپنی وسعت اور معانی آفرینی کے اعتبار سے ہمہ گیر اور جامع ہوتی ہے۔

☆☆

خاکہ: شجاع کامل
پوت کے پاؤں پالنے میں

• نورالحسنین
سابقہ اناؤنسر آکاش وانی اورنگ آباد

میں شجاع کامل کو اس وقت سے جانتا ہوں جب ان کے افسانوں کے دودھ کے دانت بھی نہیں نکلے تھے۔ اور وہ ادب کے پنگوڑے میں ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ اور ادب کی ہر دایہ کو دیکھ کر ہمک ہمک جاتے تھے کہ ہمیں گود میں لے لو اور وہ ان سے یوں دامن بچاتے کہ کہیں ذہن کے کپڑے ہی گندے نہ ہوجائیں۔

یہی وہ وقت تھا جب مراٹھواڑہ میں حمید سہروردی کے جدید افسانوں کا شہرہ تھا۔ اور میرے جیسے ابھرتے ہوئے افسانہ نگار اندھی تقلید میں جتنا صفحات کے صفحات کالے کر رہے تھے۔ غالباً ان ہی ایام میں اورنگ آباد میں بھی ایک اور افسانہ نگار کا جنم ہوا تھا جسے اخبارات نے عظیم راہی کا نام دیا تھا۔ قمر اقبال، شجاع کامل اور عظیم راہی پر اس طرح مہربان تھے کہ ہفتہ آٹھ ان دونوں کے افسانے نہایت اہتمام کے ساتھ اورنگ آباد ٹائمز کے ادبی صفحے میں شائع کرکے ان دونوں کو ممنون اور قارئین کو پریشان کیا کرتے تھے۔

اس مسلسل یلغار کو دیکھ کر ایک دن میں نے قمر اقبال سے پوچھا تھا" قمر بھائی آپ کی کیا صنف افسانہ سے کوئی دشمنی ہے؟"

تو انھوں نے میری طرف بنا دیکھے جواب دیا تھا" نہیں......! اور پھر طنزیہ مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے بولے" جب میری، استادی کے بھرم میں میرے، بہت سارے شاگرد غزل کو تباہ و برباد کر رہے ہیں تو میں افسانے پر کیوں رحم کروں؟"

میں نے کہا" یہ بات ٹھیک نہیں ہے قمر بھائی، آپ کسی بیاہتا کی طرح شوہر کا غصہ بچوں پر اتار رہے ہیں۔" قمر بھائی کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا اور آواز بھی قدرے اونچی ہوگئی" افسانہ بچہ ہے......؟ ارے جسے پریم چند، سعادت حسن منٹو، کرشن چندر، عصمت چغتائی اور راجندر سنگھ بیدی نے عروج کی انتہا پر پہنچا دیا تھا۔ وہ بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہاں...... تم اور تمہاری طرح کے جدید افسانہ نگار اسے تحت الثریٰ کا راستہ ضرور دکھا رہے ہو۔ شجاع کامل اور اس کے ہم عصروں کی رسوائی تو علاقے تک ہی محدود ہے، ان سے صنف افسانہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا ہے۔ لیکن تم اور تمہارے جیسوں نے تو افسانے کو اس مقام پر پہنچا دیا ہے کھڑے ہیں سر بازار اور کوئی پوچھتا ہی نہیں۔ تم نے افسانے سے قاری کو بھگا دیا۔ رسائل کے معیار کو مشکوک کردیا، کیا کر رہے ہو تم لوگ......؟

میں لاجواب ہوگیا اور افسانے کے نئے منظر کی تلاش میں سرگرداں ہوگیا دراصل یہیں سے اُردو افسانے کے نئے سفر کا آغاز ہوا۔

وقت کے ساتھ ساتھ شجاع کامل کا فن بھی نکھرتا گیا۔ مطالعہ اور مشاہدہ گہرا ہوا تو ان کے افسانے اخبارات کے صفحات سے بلند ہوکر رسائل کی زینت بننے لگے اور یوں وہ بحیثیت ایک افسانہ نگار اپنی پہچان بنانے میں کامیاب ہوگئے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مجھے معاف فرمائیں۔ اس شعر کی بلند خوانی کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے۔ کہ میں ان کی افسانہ نگاری کی عظمتوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ دراصل میں تو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ شعر ان کے والد محترم اکثر ان ایام میں گنگنایا کرتے تھے۔ جب شجاع کامل پیدا ہونے والے تھے اور ساتھ ہی اللہ کے حضور گڑگڑاتے تھے کہ

"اے مالک دو جہاں ہمیں وہ اولاد دے جو اعلیٰ صفات کی حامل ہو۔ اے اللہ وہ عزم حسین کی تصویر اور عباس سالار کی طرح جری اور بہادر ہو۔ اے اللہ اس کو حوصلہ بخش کہ وہ ان نامساعد حالات میں بھی اپنی روزی آپ کما سکے اسے کسی کا محتاج نہ رکھے۔"

لیکن جب شجاع کامل پیدا ہوئے۔ تو ان کے والدین کا چہرہ ایک دم اتر گیا اور وہ سوچنے لگے کہ اتنا کمزور اور نحیف بچہ، ہماری توقعات پر کیسے پورا اترے گا؟

لیکن ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ نومولود شجاع کامل نے خود ہی جھپٹ کر شہد کے نپل کو اٹھا لیا اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ اور تیز تیز ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

شجاع کامل کے والد اس جسارت و شجاعت سے اس قدر خوش ہوئے کہ ان کا نام ہی شجاعت علی رکھ دیا اور سجدہ شکر میں گر پڑے۔

ساتھیو...... تب سے آج تک شجاع کامل جو بھی چاہتے ہیں وہ مانگ کر نہیں لیتے بلکہ جھپٹ کر حاصل کر لیتے ہیں۔ اسکول کے زمانے میں بھی کبھی پین نہیں خریدا جو بھی پسند آیا اسے جھپٹ لیا، ان کے ایک کلاس میٹ نے تو مجھے یہ بھی بتایا کہ وہ اسکول میں گھر سے ایک پیسہ بھی نہیں لاتے تھے۔ لیکن انٹرویل میں سب سے زیادہ کھانے پینے کی چیزیں ان کے ہی ہاتھوں میں ہوتی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اکثر بنا اسٹڈی کے امتحانات میں بھی اچھے نمبرات جھپٹ لیا کرتے تھے۔ خدا ہم سے جھوٹ نہ بلوائے اور کسی کی عیب جوئی کے جرم میں ہمیں دوزخ کی ہوا نہ کھلائے کہنے والے نے تو یہاں تک کہا ہے کہ " یشونت کالج ناندیڑ میں پروفیسری بھی اسی جھپٹ کا نتیجہ ہے واللہ اعلم "......!

شجاع کامل ایک ضدی انسان ہیں۔ اور ضد انسان سے کیا کچھ نہیں کرواتی۔ دنیا کا پہلا عاشق کہلوانے کی خواہش نے مجنوں سے صحرانوردی کروائی۔ تو فرہاد سے دودھ کی نہر کھدائی۔ پریم چند کو افسانہ نگار، غالب کو شاعر اعظم اور شجاع کامل کو پروفیسر بنا دیا۔ لیکن ان کی ضد یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ محض ایک کامیاب استاد کہلوانے کی خاطر انھوں نے قوم کی ایسی ایسی لڑکیوں کو میر و غالب سے بے تکلف کردیا۔ جو گھر میں اپنے والد اور شوہر سے بات چیت کرنے میں بھی جھجک محسوس کرتی تھیں۔

شجاع کامل کے پروفیسر بننے کی خبر جب مجھے ملی تو میں نے یہ بات اپنی بیوی کو سنائی تو وہ بے حد فکر مند ہوئی اور پھر کہنے لگیں" کیا آپ کے دوست شجاع کامل کو روزِ حشر سے ڈر نہیں لگتا......؟"

میں نے جواب دیا" نیک بخت وہ منسٹر نہیں، پروفیسر ہوا ہے......!"

وہ بولی" میں منسٹروں کی بات نہیں کر رہی ہوں، ان کا کیا ہے وہ تو سیاست داں ہوتے ہیں۔ کام کریں یا نہ کریں پھر بھی ثابت کردیتے ہیں کہ میں جہاں بھی رہوں میرا حق ہے فصل بہار پر۔ مجھے تو شجاع بھائی کے حشر سے خوف ہو رہا ہے!"

"وہ کیوں؟" میں نے ذرا تلخ لہجے میں پوچھا تو وہ پھر گویا ہوئی۔

اجی تم سمجھتے کیوں نہیں...... میں نے سنا ہے کہ پروفیسروں کو تو پڑھانا بھی پڑتا ہے...... اور شجاع بھائی...... وہ تو بیچارے افسانہ نگار ہیں......؟"

یہ سنتے ہی مجھے غصہ آ گیا۔ کیوں کہ اس دلیل کی روشنی میں تو ہم سارے ہی افسانہ نگار نکھٹو ثابت ہو رہے تھے چنانچہ میں نے اپنے رویئے میں مزید سختی پیدا کی اور کہا" تم کیا سمجھتی ہو؟ کیا ایک افسانہ نگار پڑھا نہیں سکتا؟ ارے وہ سب کچھ تو کرسکتا ہے۔"

وہ بولی" اس کے جواب میں تم خود آئینہ دیکھ لو، گھر کا ایک بھی کام تم کرتے ہو؟ میرا ہی حوصلہ ہے کہ تم باپ بھی بن گئے اور یہ گھر بھی آباد ہوگیا۔ اور سن لو، ان کاموں کے لئے دماغ کی بھی ضرورت نہیں جبکہ کسی کالج میں پڑھانا...... خیر اب میں مزید کیا کہوں ارے تم لوگ تو نہ گھر کے نہ گھاٹ کے۔ بس فضول بکواس کے ہو۔"

اپنی بیوی کی اس گفتگو کو سن کر میرا دل بے حد اداس ہوگیا اور میں نے سوچنے لگا جس گھر میں ہماری عالمانہ، فلسفیانہ اور ناقدانہ گفتگو کو فضول بکواس سمجھا جاتا ہو اس گھر میں کیسے کوئی شجاع کامل پیدا ہوں گے؟

دوستو......! ایسا قطعی نہیں ہے کہ شجاع کامل نے عالم و فاضل بننے کی خاطر کوئی کسر چھوڑی ہو۔ کسی نے ان سے کہا تھا کہ انگریزی کے بغیر آدمی ادھورا اور جاہل رہ جاتا ہے۔ جسے انگریزی آتی ہے روزی اس کے لئے آسان ہوجاتی ہے۔ وہ افسر بن سکتا ہے نام کما سکتا ہے اور عیش کی زندگی بسر کرسکتا ہے چنانچہ پھر کیا تھا شجاع کامل نے انگریزی ادب میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی سوٹ بھی سلوایا، ٹائی بھی باندھی اور نکلے روزگار کی تلاش میں لیکن افسری تو دور کی بات رہی کسی نے انھیں پرائمری اسکول کی سیڑھیاں بھی چڑھنے نہیں دیا۔

ایک دن اسی غم میں غلطاں اپنے استاد محترم پروفیسر میر تراب علی کے پاس اداس بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا" کیا بات ہے شجاع کامل چہرہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟"

تو مجھے پروفیسر صاحب نے جواب دیا" کچھ نہیں...... تم اپنا کام کرو، ان کی صورت ہی ایسی ہے۔" میں نے پھر پوچھا" آخر مسئلہ کیا ہے؟"

تو شجاع کامل نے رندھی ہوئی آواز میں کہا" یار کیا کروں انگریزی سے ایم اے کرنے کے بعد بھی بے روزگار ہوں۔"

میں نے سمجھایا۔" یار جس انگریز قوم نے ہمارے ملک سے آرام و آسائش اور ساری دولت چھین کر ہمیں غلام بنا دیا تھا تم ان کی زبان پر بھروسہ کرتے ہو کہ وہ تمہیں روزی دے گی؟ ارے بھیا۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا اپنی زبان اور اپنی قوم پر بھروسہ کرو جاؤ اور اُردو سے ایم۔اے کرلو۔ بھلے روزی نہ ملے لیکن تمہیں یہ تو کوئی نہیں کہے گا کہ غلط زبان بولتا ہے۔"

اور آج اسی بھروسے نے انھیں نہ صرف روٹی روزی دی بلکہ نیک اور خوبصورت بیوی عمدہ مکان اور ذہین و ہوشیار بچے بھی عطا کئے ہیں۔

ہم دونوں نے زندگی کو بہت قریب سے دیکھا۔ دکھ کے پربت بھی اٹھائے آسودگیوں کا لطف بھی اٹھایا۔ کتنے ہی ادبی معرکے ایک ساتھ سر کئے۔ کتنی ہی محفلوں میں ایک ساتھ افسانے سنائے۔ کتنی ہی محفلوں کو خراب بھی کیا۔ اپنے پیش رووں کے لئے دل بھی بچھائے اور کبھی سینہ سپر بھی ہوئے۔ لیکن ہم نے کبھی ادب کا دامن نہیں چھوڑا، اتنی پرانی دوستی کا نقطۂ آغاز کہاں سے ہوا تھا۔ یہ تو اب یاد نہیں رہا۔ لیکن وہ واقعہ اب بھی یاد ہے جب وہ پہلی مرتبہ میرے گھر آئے تھے۔ ان کے لمبے نہرو شرٹ اور تنگ پاجامہ کو دیکھ کر میری بیوی نے مجھ سے سوال کیا تھا" کیا اب قوال بننے کا شوق چرایا ہے؟"

قوال......؟ میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا تھا" کیا تمہیں میرے گلے میں ہارمونیم اور پیٹھ پر طبلہ بندھا ہوا نظر آرہا ہے؟"

وہ بولی" پھر قوالوں کے ساتھ گھومنا پھرنا کیا معنی رکھتا ہے؟"

میں نے کہا۔" کون قوالوں کے ساتھ رہتا ہے؟"

تب وہ بولی" دیوان خانے میں ابھی ابھی جس شخص کو تم نے بٹھایا ہے کیا وہ قوال نہیں ہے؟"

قوال؟" میں نے کہا بیگم صاحبہ ان قیاس آرائیوں کو بند کرو وہ قوال نہیں اُردو کا افسانہ نگار ہے۔"

"اوہ تو گویا وہ لفظوں کی لٹھ چلاتا ہے۔"

میں نے کہا" تمہیں اس سے کیا جاؤ اور چائے ناشتہ کا انتظام کرو۔"

وہ بولی" وہ تو میں ضرور کروں گی لیکن یہ تو بتا دو کہ یہ لٹھ تم لوگ قارئین کے ذہنوں پر برساتے ہو یا تم افسانہ نگار خود ہی جھیلتے ہو؟"

میں خاموش ہوگیا۔ کیوں کہ یہ لٹھ تو ہم افسانہ نگار خود ہی ایک دوسرے کے دماغوں پر برساتے ہیں۔ بھلا قارئین کے پاس کہاں اتنا وقت اور ذوق ہے۔ جو وہ مطالعہ کرتے بیٹھیں اور وہ بھی ہمارے افسانوں کا!

یہ بات جب میں نے شجاع کامل سے کہی تو اس نے فوراً کہا" یار ہم ہی کہاں قاری کے لئے افسانے لکھتے ہیں۔"

اسی لئے اخبارات بھی انھیں اندرونی صفحات پر شائع کرتے ہیں کہ انہیں بہر حال اسے بھرنا ہوتا ہے اور بھیا ویسے بھی پڑھنے کے لائق مواد تو ہمیشہ ہی پہلے صفحے پر چھپتا ہے۔ جیسے سلمان خان کیا اس برس کترینہ کیف سے شادی کرے گا؟ یا داؤد ابراہیم آج کل کہاں پر ہے اور کیا کر رہا ہے؟ کتنے وزراء سرکاری خرچ پر امریکہ کی سیر کو جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ کبھی کسی ادیب یا شاعر یا کسی فرض شناس عہدہ دار کی کارکردگی کا احوال تم نے کسی اخبار میں پڑھا۔؟"

"ارے پڑھا ہے نا یار۔ کسی ادیب یا شاعر کے مرنے کی خبریں بھی تو شائع ہوتی ہیں۔ شجاع کامل نے غصہ سے میری طرف دیکھا" میں تم سے پہلے صفحے کی بات کر رہا ہوں اور تم آخری صفحہ میرے سامنے کر رہے ہو؟" پھر وہ ایک دم سنجیدہ ہوگیا اور بولا "ویسے بھی اخبارات کا آخری صفحہ اشتہارات کا ہوتا ہے۔ ہاں خالی جگہ بچ جائے تو ادیبوں اور شاعروں کے اعزازات اور ان کے مرنے کی خبریں چھپتی ہیں جنھیں شاید ہم ہی پڑھتے ہیں۔"

میں سوچنے لگا یہ المیہ کس کا ہے؟ ہمارا یا ہمارے معاشرے کی سوچ کا۔ پہلے کم از کم مرنے کے بعد ہی سہی فنکاروں کی قدر تو ہوتی تھی۔ لیکن آج تو سماج نے ادب ہی کیا فنون لطیفہ کی ہر شاخ کو غیر ضروری قرار دیا ہے اور پیسہ ہی سب سے بڑا فنکار بن گیا ہے اور ہم سب اسی فنکار کے مداح بن کر اس کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ اس دوڑ میں ہم نے کتنی قدروں کا پامال کیا، اس کا ہمیں اندازہ بھی نہیں ہوا۔ ہم نے خلوص اور مروت کے کتنے ہی دروازے بند کردیئے اس کا ہمیں احساس تک نہیں ہوا۔ بس پیسہ...... ہائے پیسہ...... پیسہ پیسہ یہی درد آج ساری دنیا میں جاری و ساری ہے۔

اس دوڑ میں شجاع کامل بھی پربھنی کی گلیوں سے نکل کر کہیں دور چلا گیا۔ پھر اس کے افسانوں کی رفتار بھی کم ہوگئی اور ہماری ملاقاتوں کا سلسلہ بھی ٹوٹ گیا۔ ہم دونوں بڑی حد تک ایک دوسرے سے غافل ہوگئے تھے اور اپنی اپنی دنیا میں مصروف ہوگئے تھے کہ ایک دن اچانک مجھے یہ خبر ملی کی وہ اپنی پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کی خاطر مغربی ممالک چلا گیا ہے۔ مجھے بے حد مسرت ہوئی اور ماضی کی یادیں میرے ذہن میں جگنوؤں کی طرح جھلملانے لگیں۔ میں دوڑا دوڑا گھر پہنچا اور اپنی بیوی کو بتایا کہ شجاع کامل اس وقت لندن میں ہے یہ سنتے ہی وہ مجھ پر پھٹ پڑیں۔ سیکھو ذرا شجاع بھائی سے کہ اسی اُردو کے نام پر کیسے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ وہ اپنی پی ایچ ڈی کے نام پر مزے لوٹ رہے ہیں اور ایک تم ہو کہ دوسروں کی پی ایچ ڈی کی خاطر اپنا وقت اور آنکھیں برباد کر رہے ہو؟

" میں نے کہا" بیگم یہ اپنا اپنا نصیب ہے۔" "نصیب تو میرے پھوٹے ہیں جو تم جیسے شخص سے شادی ہوئی۔"

وہ تیز تیز لہجے میں کہے جا رہی تھی" جب بھی ہمارے گھر میں آسودگی کی ہلکی سی بھی دستک ہوئی ہے تم اپنی کوئی نہ کوئی کتاب چھاپ کر ہمارے ارمانوں پر پانی پھیر دیتے ہو، وہ لندن میں گھوم رہے ہیں لیکن تم سے اتنا بھی نہیں ہوا کہ کم از کم مجھے بھوکردن ہی لے جاتے کل وہ جرمنی جائیں گے اور تم کو یہاں پربھنی بھی نصیب نہیں ہوئی۔"

میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی،" بیگم تم کوئی معمولی عورت نہیں ہو تم آج ایک مشہور افسانہ نگار کی بیوی ہو، دیکھو کل تم بھی تاریخ کا ایک حصہ ہوگی۔ کل تمہارا نام بھی غالب، پریم چند، سعادت حسن منٹو، حسرت موہانی وغیرہ کی بیویوں کے ساتھ لیا جائے گا۔"

وہ بولی" یہ کہو نا کہ ان مظلوم بیویوں کی صف میں تم نے مجھے لاکر کھڑا کردیا!" وہ اداس ہوگئی اور خالی خالی نظروں سے آسمان کو گھورنے لگی۔

میں چپ ہوگیا اور سوچنے لگا۔ مظلوم کون ہے؟ میں یا اُردو ادب یا میرے متعلقین؟ وہ ادب جس نے زندگی کا سلیقہ بخشا وہ ادب جس نے ملک کی آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وہ ادب جس نے اخلاق و کردار کا درس دیا وہ ادب جس نے خوشیوں کے لمحے بخشے۔ وہ ادب۔ جس نے ہمیشہ آس و امید کے چراغ روشن کئے یا وہ ادیب و شاعر جنھوں نے کبھی مصلحتوں سے سمجھوتہ نہیں کیا۔ وہ ادیب و شاعر جو تختۂ دار پر جھول گئے۔ لیکن حق سے منہ نہیں موڑا، یا میرے متعلقین جو صرف واہ واہ کی داد پر بھی رینگتی ہوئی زندگی سے میرے ساتھ جڑے جاتے ہیں۔

میں نے بہت سوچا لیکن کوئی فیصلہ نہ کرسکا۔ کہئے آپ کیا فیصلہ کرتے ہیں؟

☆☆

غزل

• فرحت عباس شاہ، لاہور

خوشبو سا بدن یاد نہ سانسوں کی ہوا یاد
اجڑے ہوئے باغوں کو کہاں بادِ صبا یاد
آتی ہے پریشانی تو آتا ہے خدا یاد
ورنہ نہیں دنیا میں کوئی تیرے سوا یاد
جو بھولے سے بھولے ہیں مگر تیرے علاوہ
اک بچھڑا ہوا دل ہمیں آتا ہے سدا یاد
میں تو ہوں اب اک عمر سے پچھتاووں کی زد میں
کیا تم کو بھی آتی ہے کبھی اپنی خطا یاد
ممکن ہے بھلا کیسے علاجِ غمِ جاناں
جب کوئی دوا یاد نہ ہے کوئی دعا یاد

عرضداشت

• امیر مہدی
برمنگھم، برطانیہ

کب میں نے یہ تم سے کہا ہے
کہ میرے درد کا درماں کر دو

اک مدت کے بعد ملے ہو
دیکھو، کیسی دھوپ کھلی ہے!
کونے میں کرسی خالی ہے
ساتھ میں بیٹھ کے چائے پئیں گے

بے مقصد کی بات کریں گے
لالہ و گل کی، بادِ صبا کی
بادل کی، بجلی کی، گھٹا کی
بارش کی اور سرد ہوا کی

باتیں، اور بیکار کی باتیں
فکر و فن کی، شعر و سخن کی
عہدِ نو کی، چرخِ کہن کی
دنیا کی، دنیا کے چلن کی

میں کوئی شکوہ نہ کروں گا
تم بھی کوئی گلہ مت کرنا
بیٹھ کے بس چہرہ دیکھیں گے
اور کچھ پل خاموش رہیں گے

میں نہیں پھر تم کو روکوں گا
پھر تم شوق سے گھر کو جانا
یاد نہ رکھنا، مجھ سے ملی تھیں
جس رہ چاہو، اُدھر کو جانا

میرا کیا ہے؟ میں دیوانہ،
بھول بھی جانا دیوانے کو؛
اُس ساعت کو، ان لمحوں کو،
آوارہ کو، بیگانے کو!

☆☆☆

غزل

• ڈاکٹر سبط حسن نقوی قسیم

حقیقت میں حقیقی ہے مگر کیسی حقیقی ہے
اگر سوچو تو ویسی ہے اگر دیکھو تو ویسی ہے
یہی الجھی ہوئی دنیا یہی سلجھی ہوئی دنیا
الجھتی ہے سلجھتی ہے سلجھتی ہے الجھتی ہے
ہمارے اور تمہارے درمیاں کوئی نہیں لیکن
تغیر کی سنو اور مان لو تو ایک ہستی ہے
دئے کی لو جدا کر کے کرو افلاک پر روشن
کہو اہل زمیں سے خاک پروانوں کی بستی ہے
یہی تو امتحاں ہے ابتدا جس کی ہے ظلمت سے
یہی ظلمت ہے جس سے کامیابی بھی نکلتی ہے
اجالے کی پلک جھپکے تو تاریکی نظر آئے
یہاں تو کامیابی ظلمتوں کے ساتھ رہتی ہے
قسیم اب آپ کچھ سمجھے نہیں سمجھے تو کچھ سمجھے
ہر اک گتھی ہماری آسمانوں سے سلجھتی ہے

☆☆☆

غزل

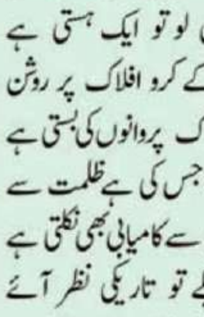

• اشفاق رانا

بیچ مدت سے جو چٹان میں تھے
جانے وہ کون سے گمان میں تھے
مجھ سے تھوڑے ہی فاصلے پہ تھا وہ
پر بہت لوگ درمیان میں تھے
تیری خاطر زمین پر اترے
ورنہ ہم صرف آسمان میں تھے
ہم کو چھینا گیا ہے رنج مگر
دکھ ہے اس کا تری امان میں تھے
ہاتھ باندھے کھڑے تھے ہم تو حضور
اپ اس وقت اور دھیان میں تھے
اب یہاں صرف ایک رہتا ہے
پہلے دو لوگ اس مکان میں تھے

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

مرکزی اور صوبائی حکومت یونانی طب کے فروغ کے لئے مسلسل بہتر اقدامات کر رہی ہے

جامعہ طبیہ دیوبند میں انڈکشن پروگرام کی اختتامی تقریب میں صوبائی وزیر کا خطاب

دیوبند (عارف عثمانی)

جامعہ طبیہ دیوبند میں تعلیمی سیشن 26-2025 کے انڈکشن پروگرام کی اختتامی تقریب وہائٹ کوٹ تقریب سنیچر کے روز منعقد کی گئی۔ اس پروگرام میں بی یو ایم ایس سال اول کے طلبہ وطالبات کی کلاسز کے انڈکشن پروگرام این سی آئی ایس ایم کی ہدایات کے مطابق اختتام پذیر ہوئے۔ اس موقع پر تقریب کے مہمان خصوصی اور پی ڈبلیو کے وزیر مملکت کنور برجیش سنگھ نے طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی اور صوبائی حکومت آیوش پدتی کے فروغ کے لئے سال 2017 سے بہتر سے بہتر اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونانی میڈیکل کالج سے فارغ ہونے والے طلبہ کو اپنے نام کے ساتھ حکیم یا وید لکھنے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ آیوش ویدوں یا ڈاکٹروں نے ہی 2019 میں کوڈ کے دوران صد فیصد اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ انہوں نے فریشر طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج سے آپ نئی زندگی کا آغاز کر رہے ہیں اس لئے اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے تعلیمی مقاصد کے حصول کے لئے آگے بڑھیں اور یونانی طب کے فروغ کے لئے کام کریں۔ پروگرام کے صدر اور بی جے پی کے ضلع صدر مہیندر سنگھ سینی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وہائٹ کوٹ کیساتھ آپ نے ایک نئی زندگی کی شروعات کی ہے آپ سب اپنے اندر خدمت خلق کا جذبہ پیدا کریں اور اپنے ملک کا نام روشن کریں۔ اس سے قبل جامعہ طبیہ دیوبند کے ڈائریکٹر ڈاکٹر انور سعید اور سکریٹری ڈاکٹر اختر سعید نے مہمانوں کو شال اوڑھا کر اور پھولوں کے گلدستے پیش کر کے استقبال کیا۔ ڈاکٹر انور سعید نے طلبہ سے ناصحانہ گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارہ میں این سی آئی ایس ایم کی ہدایات پر متعدد پروگرام منعقد کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انڈکشن پروگرام کا انعقاد قابل ستائش ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پروگرام سے والدین اور طلبہ کو کالج سے متعلق مکمل معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر انور سعید نے مرکزی حکومت اور اتر پردیش کی یوگی حکومت کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دور اقتدار میں آیوش یونیورسٹی قائم کی گئی جو آیوش کے ویدوں کے لئے قابل فخر بات ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مہایوگی گرو گورکھناتھ آیوش یونیورسٹی گورکھپور کی جانب سے سال 22-2021 اور 24-2023 بیچ کے ٹاپر طلبہ کو ٹرافی اور توصیفی اسناد دی گئی۔ اسی طرح ادارہ کے یوٹیوب چینل رہنمائے طب میں یونانی طب کی تشہیر کے لئے تقریری مقابلہ میں پہلا مقام پانے والی طالبہ مصباح راؤ کو 21 ہزار روپے دوسرا مقام پانے والی رفیدہ نول کو گیارہ ہزار روپے اور تیسرے مقام پر آنے والی طالبہ علمی کو 5100 کا انعام اور توصیفی سند دی گئی۔ جامعہ طبیہ کے پرنسپل پروفیسر انیس احمد نے بھی ادارہ میں منعقد ہونے والے پروگرام سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے طالب علموں سے اپیل کی کہ وہ یہاں سے علم حاصل کر کے دوسروں تک پہنچانے کا کام کریں اور ادارہ کے ضابطوں پر عمل کرتے ہوئے تعلیم حاصل کریں۔ پروگرام کے اختتام پر ادارہ کے سکریٹری ڈاکٹر اختر سعید نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں اسپورٹس ڈے اور نصابی سرگرمیوں میں پہلا، دوسرا اور تیسرا مقام حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کو ٹرافی اور توصیفی سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر احتشام الحق صدیقی اور ڈاکٹر اقراء ہاشمی نے مشترکہ طور پر انجام دیئے۔ پروگرام میں خصوصی مہمانوں کے طور میونسپل بورڈ کے چیئرمین وپن کمار گرگ، گیسٹ آف آنر ارون کمار، ڈاکٹر محمد فصیح، ڈاکٹر ریحانہ علوی، ڈاکٹر رفعت علی، ڈاکٹر محمد یونس، ڈاکٹر سلیم الرحمٰن، ڈاکٹر نوید اختر، ڈاکٹر محمد فرقان، ڈاکٹر محمد آصف، ڈاکٹر محمد اعظم عثمانی، ڈاکٹر محمد مزمل، ڈاکٹر قدسیہ زہرا، ڈاکٹر جویریہ ہاشمی، ڈاکٹر صارم، ڈاکٹر آصف، ڈاکٹر اے جے فیضی، عامر سعیدی، ارون کمار، محمد جاوید اور دیگر اسٹاف سمیت بڑی تعداد میں طلبہ وطالبات موجود رہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس حملے کے شہداء کو پیش کیا خراج عقیدت پیش

مہاراجہ اگرسین انٹر کالج، مرادآباد میں اساتذہ اور طلبا نے شہیدوں کو سلام پیش کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مہاراجہ اگرسین انٹر کالج، مرادآباد نے 13 دسمبر 2001 کو جمہوریت کے سب سے بڑے مندر پارلیمنٹ ہاؤس پر حملے میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ تعزیتی اجلاس کے دوران میجر راجیو ڈھل نے بتایا کہ اس دن یعنی 13 دسمبر 2001 کو ہندوستانی پارلیمنٹ ہاؤس، جمہوریت کے سب سے بڑے مندر پر دہشت گردوں نے حملہ کیا تھا۔

میجر راجیو نے مزید بتایا کہ کس طرح جدید ترین ہتھیاروں سے لیس پانچ دہشت گرد ایمبیسیڈر کار میں پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں پہنچے۔ تاہم بھارتی سیکیورٹی گارڈز اور دہلی پولیس کے اہلکاروں نے غیر معمولی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس دہشت گردانہ حملے کو ناکام بنادیا۔

دہشت گردوں نے پارلیمنٹ ہاؤس میں داخل ہونے کی متعدد کوششیں کیں، ان کا مقصد وزراء اور اراکین پارلیمنٹ کو یرغمال بنانا اور ان کے مطالبات پر زبردستی کرنا یا کوئی بڑا قتل عام کرنا تھا۔ تاہم پارلیمنٹ ہاؤس کی حفاظت پر مامور فوجیوں نے دہشت گردوں کو داخل ہونے سے روکتے ہوئے عظیم قربانی دی۔ پارلیمنٹ ہاؤس پر ہونے والے اس حملے میں سیکورٹی گارڈز اور دہلی پولیس کے کل آٹھ بہادر جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور پارلیمنٹ ہاؤس کے باغبان دیش راج نے بھی اس میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور 18 دیگر زخمی ہوئے۔ اسکول فیملی کی جانب سے پارلیمنٹ ہاؤس پر دہشت گرد حملے میں شہید ہونے والے تمام نو افراد کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ارون کمار شکلا، میجر راجیو ڈھل، پونیت کمار گپتا، دھرمیندر ونش، سمیت کمار شرما، گرنتھ سنگھ راجیو کمار گپتا، جگپال سنگھ، پرکھر سنگھ، ول کمار، رتی کوشک، مونیکا شرما، ارچنا گنگوار، سلونی شرما سمیت پورا عملہ اور کثیر تعداد میں طلباء موجود تھے۔

دھند کے سبب حادثات پر قابو پانے کیلئے پولیس کی خصوصی مہم

ٹریفک ضابطوں پر عمل کر کے گہرے کہرے میں بھی حادثات سے بچا جا سکتا ہے: ایس ایس پی آشیش تیواری

دیوبند (عارف عثمانی)

سردی کے موسم میں شدید قسم کی دھند کے باعث سڑک حادثات کے بڑھتے ہوئے امکانات کو دیکھتے ہوئے ایس ایس پی سہارنپور آشیش تیواری کے احکامات اور ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پولیس انتظامیہ کی جانب سے اسپیشل ٹریفک حفاظتی مہم کا آغاز کیا گیا ہے۔ نکوڑ کے سی او اور سرساوہ کے انچارج کی مشترکہ قیادت میں شاہ جہاں پولیس چوکی پر اس مہم کا آغاز کیا گیا۔

مہم کے دوران بڑی اور چھوٹی گاڑیوں پر خاص طور پر ٹریکٹر ٹرالیوں پر پولیس ٹیم نے ریفلیکٹر ٹیپ لگائے تاکہ گہری دھند کے سبب گاڑیوں کو آسانی کے ساتھ دیکھا جا سکے اور حادثات کے امکانات کو کم کیا جا سکے۔ پولیس افسران نے بتایا کہ ریفلیکٹر ٹیپ لگے ہونے سے رات کے وقت اور صبح سویرے پیچھے سے آنے والی گاڑیوں سے متعلق ڈرائیوروں کو الرٹ ہونے میں مدد ملے گی۔

اس کے علاوہ چھوٹی بڑی گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو ٹریفک ضابطوں پر عمل کرنے کے لئے بھی بیدار کیا گیا۔ اور طے شدہ رفتار سے گاڑی چلانے، اسکوٹر اور بائک سوار ڈرائیوروں کو ہیلمیٹ پہن کر چلنے اور چار پہیوں والی گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو لازمی طور پر سیٹ بیلٹ کا استعمال کرنے، ڈرائیونگ کرتے وقت موبائل فون کا استعمال نہ کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ اس کے علاوہ پولیس ٹیم نے نشہ کی حالت میں ڈرائیونگ کرنے والوں کو بھی سخت وارننگ دی۔ پولیس نے واضح کیا کہ نشہ کی حالت میں گاڑی چلانا قانونا جرم ہونے کے ساتھ ساتھ خود اپنی اور راہگیروں کی جان کے لئے بڑا خطرہ ہے۔ پولیس انتظامیہ نے عوام سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ ٹریفک ضابطوں پر عمل کر کے پولیس کے ساتھ تعاون کریں تاکہ شدید کہرے کے موسم میں بھی سڑکوں پر محفوظ طریقہ سے گاڑیوں کی آمد ورفت کو یقینی بنایا جا سکے۔

دیوبند کی سرزمین صدیوں سے علم، دین اور روحانیت کا عالمی مرکز رہی ہے

جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے زیرِ اہتمام دیوبند پروجیکٹ کے تحت پروگرام کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی)

مسجد افغانان منکوٹہ دیوبند میں جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے زیرِ اہتمام دیوبند پروجیکٹ کے تحت ایک پروگرام منعقد ہوا، جس میں دینی، تعلیمی، سماجی اور عوامی خدمت کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے صدر مولانا محمد گلفام مظاہری نے کی جبکہ سرپرستی جمعیۃ علماء اتر پردیش کے سیکریٹری مولانا حسین احمد مدنی کی۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض مولانا ثناء اللہ قاسمی نے انجام دیے۔ تلاوت کلام پاک قاری حسان کی، جبکہ نعتِ رسول ﷺ عبدالصمد نایاب نے پیش کی۔ دیوبند پروجیکٹ کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ دیوبند کی سرزمین صدیوں سے علم، دین، اصلاح، دعوت اور روحانیت کا عالمی مرکز رہی ہے۔ یہ وہ خطہ ہے جہاں سے فکر و عمل کے قافلے نکلے، جنہوں نے برصغیر کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں دینی و اصلاحی خدمات انجام دیں۔ اسی درخشاں روایت کو منظم، مربوط اور عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے جمعیۃ علماء ہند نے دیوبند پروجیکٹ کی بنیاد رکھی، مولانا حسین احمد مدنی کی نگرانی، رہنمائی اور سرپرستی میں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ اس پروجیکٹ کا مرکزی دفتر جامعہ زینب للبنات، قاسم پورہ دیوبند میں قائم ہے۔ دیوبند پروجیکٹ کے چار مضبوط و فعال شعبے بدینی تعلیمی بورڈ (DTB) دینی تعلیمی بورڈ دیوبند پروجیکٹ کا بنیادی اور روحِ رواں شعبہ ہے، جس کا مقصد بچوں کی دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت ہے۔ یہ شعبہ مکاتب کے قیام، اساتذہ کی تربیت، نصاب کی نگرانی، حاضری و نظم وضبط اور تربیتی ورکشاپس جیسے اہم امور انجام دے رہا ہے۔ جمعیۃ جن وکاس سیوا (JVS) جمعیۃ جن وکاس سیوا عوامی خدمت کا ایک مضبوط، فعال اور مؤثر پلیٹ فارم ہے۔ مولانا اسعد مدنی اسپورٹس اکیڈمی مولانا اسعد مدنی اسپورٹس اکیڈمی نوجوانوں کی جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ کردار سازی، نظم وضبط، ٹیم ورک اور مثبت سوچ کے فروغ میں سرگرم عمل ہے۔ جمعیۃ یوتھ کلب نوجوانوں کی ذہنی، فکری اور سماجی تربیت کا ایک فعال شعبہ ہے، جو نوجوانوں کو بے راہ روی سے بچا کر خدمتِ دین، سماجی شعور اور مثبت سرگرمیوں سے جوڑنے کا کام انجام دے رہا ہے۔ اس موقع پر سید مفتی محمد عفان منصور پوری کے دستِ مبارک سے 12 معزز شخصیات کو خدمتِ دین وملت ایوارڈ سے نوازا گیا، جن میں الف رضا، محمد دانش، محمد آفاق، محمد آصف، عبداللہ، ضیاء الدین، مولانا طاہر، مولانا عبدالرحمٰن، مولانا محمد احمد، ساجد اور مولانا ثاقب شامل ہیں۔ سید مفتی محمد عفان منصور پوری نے اپنے خطاب میں دیوبند پروجیکٹ کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ قوموں کی بقا اور ترقی کا دار و مدار تعلیم پر ہوتا ہے۔

انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری قوم شادیوں اور غیر ضروری رسومات میں کروڑوں روپے خرچ کر دیتی ہے، لیکن بچوں کی تعلیم پر توجہ نہیں دیتی۔ انہوں نے کہا کہ اگر شادیوں اور دیگر غیر ضروری اخراجات کا صرف 25 فیصد بھی بچوں کی تعلیم پر خرچ کر دیا جائے تو ایک نہیں بلکہ چار کروڑ سے زائد بچوں کو تعلیم فراہم کی جا سکتی ہے، جس سے پوری قوم کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ صدارتی خطاب میں مولانا محمد گلفام مظاہری نے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

اے ایم یو میں یوم توانائی تحفظ پر مختلف بیداری سرگرمیوں کا اہتمام، پائیدار طریقوں کے فروغ پر زور

علی گڑھ، (صحافت بیورو): علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں توانائی کے تحفظ کے دن پر پائیدار توانائی کے طریقوں سے متعلق بیداری بڑھانے اور کیمپس میں ماحولیاتی ذمہ داری کو فروغ دینے کے مقصد سے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا گیا۔ یونیورسٹی کے شعبہ بجلی نے وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون کی رہنمائی میں توانائی کے تحفظ سے متعلق آگہی ہفتہ کا آغاز کیا۔ حلف برداری کی تقریب، آگہی ریلی اور ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا، جن کا مقصد توانائی کے مؤثر استعمال کو فروغ دینا، توانائی کے زیاں کو کم کرنا اور ایک سرسبز ملک کے قیام میں تعاون کرنا تھا۔ پرو وائس چانسلر پروفیسر ایم محسن خان نے تقریب میں بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی، جبکہ سابق وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز نے تقریب کی صدارت کی۔ انہوں نے اس اقدام کی بھرپور تائید کی اور کیمپس کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کے لیے جاری کوششوں پر روشنی ڈالی، جن میں شمسی توانائی کی سہولیات میں توسیع اور برقی فیڈرز کا استحکام شامل ہے۔ اپنے خطاب میں مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ توانائی کا تحفظ محض ایک تکنیکی تقاضا نہیں بلکہ ایک مشترکہ سماجی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے طلبہ کو ترغیب دی کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں مؤثر طرزِ عمل اپنائیں تاکہ توانائی کے استعمال میں کمی لائی جا سکے۔ ڈی وی وی این ایل، علی گڑھ کے چیف انجینئر مسٹر پنکج اگروال نے اس موقع پر جدید برقی نظاموں میں توانائی کی افادیت کے کردار پر اپنے قیمتی خیالات پیش کیے، جس سے شرکاء کو توانائی کے ذمہ دارانہ استعمال کی اہمیت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملی۔ یہ سرگرمیاں ممبر انچارج الیکٹریسٹی پروفیسر سلمان حمید اور ایسوسی ایٹ ممبر انچارج ڈاکٹر شیراز کرمانی کی رہنمائی اور نگرانی میں منعقد کی گئیں، جن کی مربوط کاوشوں سے پروگرام کی کامیاب تکمیل ممکن ہوئی۔ حلف برداری کی تقریب کے دوران طلبہ، اساتذہ اور عملے نے اجتماعی طور پر توانائی کے مؤثر استعمال کے طریقوں کو اپنانے، زیاں کو کم کرنے اور ایک سرسبز کیمپس کی تعمیر میں تعاون کا عہد کیا۔ اس کے بعد پولی ٹیکنک بوائز سے ڈک پوائنٹ تک ایک بیداری ریلی نکالی گئی، جس میں طلبہ، اساتذہ، انرجی مانیٹرز اور عملے کے اراکین نے شرکت کی اور پائیدار توانائی کے استعمال کے حق میں نعروں اور پلے کارڈز کے ذریعے لوگوں کو بیدار کیا۔

ہائی کورٹ بنچ کی مانگ کی تحریک تیز کریں گے وکلاء

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) مغربی اتر پردیش میں ہائی کورٹ بنچ کے قیام کا معاملہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ ہفتہ کو مرادآباد میں دی بار ایسوسی ایشن اور لائبریری کے آڈیٹوریم میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ بار ایسوسی ایشن کے صدر آنند موہن گپتا ایڈوکیٹ نے میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں مغربی اتر پردیش میں ہائی کورٹ بنچ کے قیام کے مطالبے پر غور کیا گیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ 17 دسمبر کو وکلاء کام کا بائیکاٹ کریں گے۔ ریاستی ملازمین جوائنٹ کونسل اتر پردیش کے صدر سندیپ بڈولہ مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ بار کے صدر آنند موہن گپتا، ایڈوکیٹ نے کہا کہ ہائی کورٹ بنچ کی عدم موجودگی کی وجہ سے عام لوگوں کو سستی اور قابل رسائی انصاف کے لیے الہ آباد ہائی کورٹ کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ طویل فاصلے سے وقت، پیسہ اور محنت ضائع ہوتی ہے، جس سے عام آدمی کے لیے عدالتی عمل مشکل ہو جاتا ہے۔

نیشنل بک ٹرسٹ کے صدر پروفیسر ملند مراٹھے سے مرزا عبدالقیوم ندوی کی خصوصی ملاقات

خصوصی گفتگو: پروفیسر ملند مراٹھے - مطالعہ کی ثقافت اور کتاب میلوں پر (اردو)

انٹرویو کنندہ: مرزا عبدالقیوم ندوی (صدر، ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن، چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد))

مرزا عبدالقیوم ندوی: پروفیسر ملند مراٹھے صاحب، نیشنل بک ٹرسٹ کے صدر کے طور پر، ہم آپ کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کو صدر بنے کچھ وقت ہو چکا ہے، اور اس دوران مہاراشٹر میں NBT نے دو بڑے اور کامیاب کتاب میلے منعقد کیے ہیں پونے میں دسمبر 2025 میں اور ناگپور میں نومبر 2025 میں۔ یہ دونوں میلے بہت کامیاب رہے۔ سب سے پہلے تو بتائیں کہ ان میلوں کے انعقاد کے پیچھے کیا سوچ تھی اور ان کی کامیابی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

پروفیسر ملند مراٹھے: شکریہ، مرزا صاحب۔ جی ہاں، صدر بننے کے بعد ہم نے مہاراشٹر میں مطالعہ کی ثقافت (واچن سنسکرتی) کو فروغ دینے پر خصوصی توجہ دی ہے۔ پونے کتاب میلہ اور ناگپور کتاب میلہ دونوں ہی بہت کامیاب رہے۔ پونے میں لاکھوں لوگ آئے، اور ناگپور میں تو پہلی بار اتنی بڑی سطح پر انعقاد ہوا، جہاں ساڑھے پانچ لاکھ سے زیادہ وزیٹرز آئے۔

ان میلوں کا مقصد تین گنا ہے: کتابوں کو سستا اور آسانی سے دستیاب کرنا، مختلف زبانوں کی کتابیں ایک جگہ لانا، اور پڑھنے کی عادت کو ایک جشن کی طرح منانا۔ ہمارا ماننا ہے کہ جہاں علم کی عبادت ہوتی ہے، وہاں سماج اور ملک آگے بڑھتا ہے۔ پڑھے گا بھارت تو بڑھے گا بھارت ※ یہی ہمارا پیغام ہے۔ ہم ان میلوں کے ذریعے سماج کو باعلم، حساس اور ہمہ گیریت کا حامل بنانے کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔

مرزا عبدالقیوم ندوی: ان کتاب میلوں کے ذریعے مطالعہ کی ثقافت کو کیسے فروغ مل رہا ہے؟ اور پڑھنے کی اہمیت کیا ہے؟

پروفیسر ملند مراٹھے: دیکھیے، کتاب میلے صرف کتابیں بیچنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ مطالعہ کا جشن ہیں۔ انسانی زندگی میں خیالات کی بہت بڑی اہمیت ہے؛ خیالات زندگی بدلتے ہیں۔ یہ خیالات اور جذبات کتابوں سے آتے ہیں۔ مسلسل پڑھنے سے انسان نئے خیالات سے مالا مال ہوتا ہے، مختلف جذبات خوشی، غم، غصہ وغیرہ کا تجربہ کرتا ہے۔ وہ بالواسطہ طور پر ہزاروں زندگیاں جیتا ہے۔ جو نہیں پڑھتا، وہ صرف اپنی زندگی جیتا ہے۔ شخصیت کی تعمیر (پرسنالٹی ڈیولپمنٹ) کے لیے زندگی بھر پڑھنا ضروری ہے۔ یہ میلے خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں کو کتابوں سے جوڑتے ہیں۔

مرزا عبدالقیوم ندوی: اصل مطالعہ کیا ہے؟ کیا یہ اسکول کی لازمی پڑھائی سے مختلف ہے؟

پروفیسر ملند مراٹھے: بالکل۔ لازمی پڑھائی جیسے اسکول کی کتابیں یا نوکری کے لیے وہ مطالعہ نہیں ہے۔ اصل مطالعہ وہ ہے جو اپنی مرضی سے، خوشی کے لیے کیا جاتا ہے شاعری، ناول، ڈرامے، بچوں کا ادب وغیرہ۔ ہمارا ہدف ہے کہ لوگ روزانہ کم از کم 10 صفحات اپنی پسند کی کتاب پڑھیں۔ لوگ آپس میں ملیں تو پوچھیں کیا پڑھ رہے ہو؟ ※ نہ کہ صرف کیا کر رہے ہو؟ ※

مرزا عبدالقیوم ندوی: مطالعہ کی ثقافت کو فروغ دینے میں خاندان، اسکول اور سماج کا کیا کردار ہے؟ آپ کے ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن (اورنگ آباد) کے کچھ بہترین اقدامات بھی اس سمت میں کافی مؤثر رہے ہیں۔ کیا آپ ان کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟

مرزا عبدالقیوم ندوی: جی ہاں، پروفیسر مراٹھے جی۔ ہم ریڈ اینڈ لیڈ فاؤنڈیشن کے ذریعے زمینی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے دو اہم اقدامات ہیں جو پڑھنے کی عادت کو فروغ دے رہے ہیں:

* پیسے جمع کرو کتابیں خریدو (Save Money Read Books): اس پہل کے تحت ہم لوگوں کو بچت کرنے اور اس پیسے سے اچھی کتابیں خریدنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ انہیں کتابوں کا مالک بننے اور مطالعہ کو ایک سرمایہ کاری سمجھنے کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
* مریم مرزا محلہ بال پُستکالیہ مہم: اس مہم کے تحت، ہم محلوں اور چھوٹی بستیوں میں بچوں کے لیے چھوٹے چھوٹے کتب خانے (لائبریریاں) قائم کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ بچوں کو ان کے گھر کے قریب ہی آسان اور پرکشش بچوں کا ادب دستیاب ہو، تاکہ وہ بچپن سے ہی پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

پروفیسر ملند مراٹھے: یہ سن کر بہت اچھا لگا، مرزا صاحب۔ آپ کا یہ زمینی کام NBT کے مقاصد کو ہی مضبوط کرتا ہے۔ مطالعہ کی ثقافت پیدا کرنی پڑتی ہے، اور آپ کے اقدامات جیسے سیومنی، ریڈ بکس ※ بچت کو پڑھنے سے جوڑتا ہے، اور محلہ بال پُستکالیہ ※ سہولت کو بچوں کے گھر تک پہنچاتا ہے یہ انتہائی قابل ستائش ہیں۔

NBT کی طرف سے، ہم بھی لائبریری نیٹ ورک بنا رہے ہیں، کمیونٹی لائبریریاں شروع کر رہے ہیں۔ ہم بگیز ※ جیسے انیشی ایٹو کو فروغ دے رہے ہیں عوامی جگہوں پر خاموشی میں اجتماعی مطالعہ۔

مرزا عبدالقیوم ندوی: بگیز ※ کیا ہے اور NBT اسے کیسے سپورٹ کر رہا ہے؟

پروفیسر ملند مراٹھے: شانتنو نائیڈو کا بگیز ※ ایک کمیونٹی ریڈنگ انیشی ایٹو ہے جہاں لوگ ہفتے کے اختتام پر عوامی مقامات پر خاموشی میں کتابیں پڑھتے ہیں، گیجٹس سے دور رہتے ہیں۔ ہم اسے پورے ملک میں پھیلا رہے ہیں اور اسکولوں اور گرام پنچایتوں میں لائبریریوں کو بہتر بنا رہے ہیں۔ ہم ٹیکنالوجی کا استعمال آڈیو بکس، ای-بکس سے سب تک رسائی بڑھائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس سے کردار، عقل اور اچھے اخلاق (سنسکار) مضبوط ہوں گے۔

مرزا عبدالقیوم ندوی: ان کوششوں سے مہاراشٹر اور ملک میں کیا تبدیلی متوقع ہے؟------ پروفیسر ملند مراٹھے: پونے اور ناگپور جیسے میلوں سے شاندار شروعات ہو رہی ہے۔ آگے اور شہروں میں ایسے ہی پروگرام منعقد ہوں گے۔ ہماری امید ہے کہ پڑھنا ایک سماجی سرگرمی بنے گا، ایک جشن بنے گا۔ سب کی مشترکہ کوشش سے بھارت ایک باعلم قوم بنے گا۔

مرزا عبدالقیوم ندوی: یہ بات چیت بہت حوصلہ افزا ہے، خاص طور پر جب ہم آپ کے اور ہمارے فاؤنڈیشن کے اقدامات کو ایک ہی سمت میں دیکھتے ہیں۔ وقت دینے کے لیے شکریہ۔ پڑھتے رہیے!

پروفیسر ملند مراٹھے: آپ کا بھی شکریہ۔ بڑھتے رہیے بھارت!

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

آندھرا پردیش: سڑک حادثے میں نو لوگوں کی موت

آندھرا پردیش بس حادثے پر وزیر اعظم مودی کا اظہار رنج، متاثرین کے لئے مالی مدد کا کیا اعلان

پڈیرو، 12 دسمبر (یو این آئی) آندھرا پردیش کے آندھرا سیتارام راجو (اے ایس آر) ضلع کے ماریدوملّی گاؤں میں جمعہ کی صبح عقیدت مندوں کی ایک بس کھائی میں گرنے سے نو افراد کی موت ہوگئی اور 18 دیگر زخمی ہو گئے، جن میں سے پانچ کی حالت تشویشناک ہے۔ پولیس نے بتایا کہ چتوڑ اور تروپتی اضلاع کے عقیدت مندوں کا ایک گروپ تیرتھ یاترا پر تھا۔ اراکو علاقے کے مختلف مقامات کے دورے کے بعد وہ تلنگانہ کے بھدرا چلم میں واقع شری رام مندر جا رہے تھے۔ اسی دوران گھاٹ روڈ پر چڑھتے وقت بس کھائی میں گر گئی۔ حادثے میں پانچ یاتریوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ چار افراد نے اسپتال لے جاتے وقت دم توڑ دیا۔ اس حادثے میں کم از کم 18 لوگ زخمی ہوئے ہیں، جن میں سے پانچ کی حالت سنگین ہے۔ تمام زخمیوں کو پڈیرو کے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ڈرائیور اس علاقے میں نیا تھا اور گھاٹ روڈ کے ایک تنگ موڑ کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکا۔

گھنے کہرے کی وجہ سے راستہ دیکھنے میں دشواری بھی ہو رہی تھی۔ حادثے کے وقت بس میں دو ڈرائیوروں سمیت تقریباً 35 لوگ سوار تھے۔ پولیس کے مطابق مرنے والوں کی شناخت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ افسران نے کہا کہ اموات کی تعداد بڑھ سکتی ہے کیونکہ پانچ زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ ریاست کی وزیر داخلہ وی انیتا اور آفت سے متعلق محکمے کی انچارج وزیر جی سندھیارانی حادثے کی جگہ پہنچیں اور اسپتال میں زخمیوں سے ملاقات کی۔ وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو نے حادثے پر گہرے رنج کا اظہار کیا اور افسران کو راحت مہم پر قریبی نظر رکھنے کی ہدایت دی۔ آندھرا پردیش کے گورنر ایس عبدالنذیر نے بھی افسوس کا اظہار کیا اور سوگوار خاندانوں سے دلی تعزیت کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کے روز آندھرا پردیش کے ضلع آلوری سیتاراما راجو میں بس حادثے میں جانوں کے ضیاع پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ آندھرا پردیش کے ضلع آلوری سیتاراما راجو میں چِنتورو اور بھدراچلم کے درمیان گھاٹ روڈ پر ایک بس الٹنے کے نتیجے میں کم از کم نو افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ اطلاع اے ایس آر ڈسٹرکٹ کلکٹر کے حوالے سے دی گئی۔ وزیر اعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا آندھرا پردیش کے ضلع آلوری سیتاراما راجو میں بس حادثے میں جانوں کے نقصان پر دکھ ہوا۔ اس مشکل گھڑی میں میری ہمدردیاں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ ہیں۔ وزیر اعظم نے ہر متوفی کے لواحقین کو وزیر اعظم کے قومی ریلیف فنڈ سے 2 لاکھ روپے اور زخمیوں کو 50 ہزار روپے کی امداد دینے کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے مزید کہا زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے پراتھنا اور متاثرہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔

'میں کسانوں کی خودکشی کے اعداد و شمار میں نہیں جانا چاہتا، یہ غیر انسانی بات ہوگی': شیوراج

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) زراعت و

کسان فلاح و بہبود کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے جمعہ کو راجیہ سبھا میں کسانوں کی خودکشی کے اعداد و شمار بتانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایسا کرنا 'غیر انسانی' ہوگا۔ پنجاب سے عام آدمی پارٹی کے سنت بلبیر سنگھ نے وقفہ سوال کے دوران ایک ضمنی سوال میں پوچھا تھا کہ گزشتہ 15 برسوں میں ملک میں کتنے کسانوں نے خودکشی کی ہے اور اس کی ریاست وار تفصیل بھی مانگی تھی۔ اس کے جواب میں وزیر موصوف نے کہا کہ ایک بھی خودکشی افسوسناک ہے۔

مختلف حالات کی وجہ سے کئی مرتبہ مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ خودکشی کر لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ''کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ میں خودکشی کے اعداد و شمار معاملے میں نہیں جانا چاہتا، یہ غیر انسانی ہوگا کیونکہ یہ کہنا افسوسناک بات ہوگی کہ پہلے کتنی تھیں اور اب کتنی ہیں۔ ہمارا عزم ہے کہ ہر شخص باعزت زندگی گزارے اور اس میں ہم کوئی کمی باقی نہیں رکھی جائے گی۔ خودکشی کی کئی وجوہات ہوتی ہیں، کئی بار طلبا بھی کر لیتے ہیں، پیشہ ور بھی، تاجر بھی اور گھریلو خواتین بھی۔'' ایک اور ضمنی سوال کے جواب میں شیوراج چوہان نے بتایا کہ حکومت کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور زراعت کے مجموعی فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔ سال 2014 کے مقابلے میں پیداوار میں 44 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ حکومت لاگت کم کرنے کے بھی اقدامات کر رہی ہے۔ کسانوں کو دو لاکھ کروڑ روپے کھاد سبسڈی کے طور پر دیے جا رہے ہیں۔ کسان سمان ندھی یوجنا کے تحت 09.4 لاکھ کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔ فصل بیمہ یوجنا کے تحت کسانوں کو 9.1 لاکھ کروڑ روپے کی مدد دی گئی ہے۔ کسان کریڈٹ کارڈ پر 15 لاکھ کروڑ روپے کے قرض دیے گئے ہیں۔

فصل بیمہ یوجنا نافذ نہ کرنے پر پنجاب حکومت پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر ایسا کیا گیا ہوتا تو حالیہ سیلاب سے متاثر کسانوں کے نقصانات کی کسی حد تک تلافی ہو سکتی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کو خط لکھ کر ریاست میں فصل بیمہ یوجنا نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کے حکم پر روک لگادی

نینی تال، 12 دسمبر (یو این آئی) اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کے اُس حکم پر روک لگادی ہے جس میں ایک جنگلاتی افسر کی ترقی (پرموشن) کو اس بنیاد پر روک دیا گیا تھا کہ ترقی کے عمل سے قبل ان کے خلاف چارج شیٹ جاری کی گئی تھی۔ عدالت نے کہا کہ چونکہ چارج شیٹ محکمہ جاتی ترقیاتی کمیٹی (ڈی پی سی) کے اجلاس کے بعد ملازم کو دی گئی تھی، لہٰذا ترقی کو روکا نہیں جا سکتا تھا۔ جسٹس منوج کمار تیواری نے جنگلاتی افسر کلدیپ سنگھ کی طرف سے دائر کردہ درخواست پر سماعت کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ کے سابق فیصلوں میں طے شدہ اصولوں کی روشنی میں، ریاست کی طرف سے ان کی ترقی کو معطل کرنے کی کارروائی مناسب نہیں تھی۔ درخواست گزار کے وکیل ابھیجے نیگی نے بتایا کہ کلدیپ سنگھ نے 1995 میں فاریسٹر کے طور پر شمولیت اختیار کی اور 2013 میں ڈپٹی فاریسٹ رینجر کے عہدے پر ترقی پائی۔ اتراکھنڈ پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر انہیں 10 جون 2024 کو فاریسٹ رینج آفیسر (ایف آر او) کے عہدے پر ترقی دی گئی اور انہوں نے 12 جون کو چارج سنبھال لیا۔ دو دن بعد 14 جون کو حکومت نے ایک حکم جاری کر کے ان کی ترقی کو اس بنیاد پر ملتوی کر دیا کہ 4 مئی کو ان کے خلاف چارج شیٹ جاری کی گئی تھی۔ مسٹر نیگی نے دلیل دی کہ اگرچہ چارج شیٹ پر 4 مئی کی تاریخ درج تھی، لیکن درخواست گزار کو یہ 6 مئی کو ہونے والے ڈی پی سی اجلاس کے بعد 13 مئی کو ہی دی گئی تھی۔

صدر جمہوریہ کا آزادی کی جدوجہد میں حصہ لینے والی بہادر خواتین کو خراجِ عقیدت

امپھال، 12 دسمبر (یو این ائی) صدر جمہوریہ دروپدی

مرمو نے جمعہ کو منی پور کے امپھال میں نُپی لال (خواتین کی جنگ) یادگار کمپلیکس میں نُپی لال ڈے کے موقع پر ریاست کی خواتین مجاہدینِ آزادی کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ بعد ازاں، انہوں نے سیناپتی ضلع کا بھی دورہ کیا۔ صدر مرمو نے سیناپتی ضلع میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے نُپی لال کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ خواتین کی طاقت کا مظہر تھیں۔ آج پورا ملک نُپی لال یوم یادگار منا رہا ہے۔ نُپی لال مثبت سماجی تبدیلی لانے میں خواتین کی طاقت کا ایک نمونہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ یادگار منی پوری خواتین کی قربانیوں اور ان کے اُس حوصلے کو یاد دلاتی ہے جس سے انہوں نے برطانوی اور جاگیردار قوتوں کو چیلنج کیا تھا۔ صدر نے نُپی لال تحریک کی تاریخ بیان کی، جو خواتین کی قیادت میں دو اہم عوامی بغاوتوں پر مشتمل ہے: پہلا نُپی لال (1904): یہ تحریک اُس وقت شروع ہوئی جب انگریزوں نے منی پور میں جبری مزدوری کی ایک پرانی روایت، للّوپ نظام کو دوبارہ نافذ کرنے کی کوشش کی۔ منی پوری خواتین کی قیادت میں اس عوامی بغاوت نے برطانوی حکومت کو اپنا فیصلہ واپس لینے پر مجبور کر دیا۔ دوسرا نُپی لال (1939): یہ تحریک ریاست سے چاول برآمد کرنے کی نوآبادیاتی برطانوی کوششوں کے نتیجے میں شروع ہوئی۔ اس جدوجہد میں منی پوری خواتین نے پختہ ارادے کے ساتھ فوجیوں کے تشدد اور گولیوں کا مقابلہ کیا۔ صدر جمہوریہ نے سیناپتی ضلع کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ اپنی قدرتی خوبصورتی، بھرپور ثقافت اور شاندار قبائلی ورثے کے لیے مشہور ہے۔ صدر نے تافاؤ ناگا گاؤں میں قبائلی نمائندوں کے استقبالیہ میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ میرام قبیلے کو خصوصی طور پر کمزور قبائلی گروپ (پی وی ٹی جی) کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے، اور یہ منی پور کا واحد پی وی ٹی جی گروپ ہے۔

دھان اور خربوزے کی تباہ فصلوں کے متاثرہ کسانوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) لوک سبھا میں پیر کے روز مشرقی اتر پردیش میں شدید بارش کی وجہ سے دھان کی فصل برباد ہونے کا معاملہ اٹھایا گیا اور متاثرہ کسانوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے دروغہ پرساد سروج نے وقفہ صفر کے دوران کہا کہ مشرقی اتر پردیش میں شدید بارش سے دھان کی فصل کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ جو تھوڑی بہت فصل بچی بھی تھی، اسے 'سینک' نامی کیڑے نے بری طرح متاثر کیا۔ انہوں نے متاثر کسانوں کو مناسب معاوضہ دینے کی مانگ کی۔ ایس پی کے ہی چھوٹے لال نے اتر پردیش کے ضلع سون بھدر میں دلتوں اور آدی واسیوں کو ان کی جنگلاتی زمین سے بے دخل کیے جانے کا معاملہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ برسوں سے قابض لوگوں سے انتظامیہ 75 بر پرانے ملکیتی کاغذات دکھانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ انہیں زمین خالی کرنے کی وارننگ دی جا رہی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ ایسا نہ کرنے پر انہیں بے دخل کر کے اُن کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں گے۔ انہوں نے دلتوں اور آدی واسیوں کو جنگلاتی حقوق ایکٹ کے تحت زمین الاٹ کرنے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس کے تنوج پونیا نے بارہ بنکی ضلع میں تائیوانی خربوزے کے بیجوں کے حوالے سے کسانوں کو درپیش مشکلات کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ نقلی بیجوں کی وجہ سے خربوزے کی فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔ ایک لاکھ چھ ہزار روپے فی کلو ملنے والے ان بیجوں کی قیمت بلیک مارکیٹ میں دو لاکھ روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے۔ گزشتہ سال وائرس کے پھیلاؤ کی وجہ سے خربوزے کی پوری کی پوری فصل تباہ ہوگئی تھی، جس سے کسانوں کو کافی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ مسٹر پونیا نے خربوزے اور تربوز کے بیج مناسب نرخوں پر دستیاب کرانے اور ان دونوں فصلوں کو فصل بیمہ کے دائرے میں لانے کا مطالبہ کیا۔

ڈی جی سی اے نے انڈیگو بحران میں چار عہدیداروں کو برخاست کیا

انڈیگو کو 58.75 کروڑ روپے کا ٹیکس نوٹس' ایئر لائنز نے امریکی کمپنی کو انڈیگو بحران کی تحقیقات کا ذمہ داری سونپی

نئی دہلی، 12 دسمبر (یو این آئی) شہری ہوا بازی کے ڈائریکٹوریٹ جنرل (ڈی جی سی اے) نے انڈیگو بحران کے سلسلے میں چار فلائٹ آپریشن انسپکٹرز (ایف او آئی) کو برطرف کر دیا ہے۔ ڈی جی سی اے کے 11 دسمبر کو جاری کردہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ ان عہدیداروں کو فوری طور پر ڈی جی سی اے سروس سے فارغ کر دیا گیا ہے اور وہ اپنے پیرنٹس تنظیموں میں لوٹ جائیں گے۔ جن اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ان میں کنسلٹنٹ (ڈپٹی چیف ایف او آئی) رشی راج چٹرجی، سینئر ایف او آئی سیما جھمنانی، کنسلٹنٹ (ایف او آئی) انیل کمار پوکھریال اور کنسلٹنٹ (ایف او آئی) پریم کوشک شامل ہیں۔ واضح رہے کہ دسمبر کے پہلے ہفتے میں انڈیگو کی ہزاروں پروازیں منسوخ کر دی گئی تھیں، جس سے عوام کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اس کا اثر اب بھی محسوس کیا جا رہا ہے، کیونکہ حکومت کے فاصلے کی بنیاد پر زیادہ سے زیادہ ہوائی کرایوں کو محدود کرنے کے فیصلے کے باوجود ٹکٹ کی قیمتیں آسمان کو چھو رہی ہیں۔ سب سے خراب صورتحال 5 دسمبر کو تھی، جب انڈیگو کی 500،1 سے زیادہ پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ حکومت نے بحران کی تحقیقات کے لیے چار رکنی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ مزید برآں، انڈیگو کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے موسم سرما کے شیڈول پروازوں میں 10 فیصد کمی کرے۔ دسمبر کے پہلے ہفتے میں

ہزاروں پروازیں منسوخ کر کے لاکھوں مسافروں کو پریشانی کا سامنا کا سبب بنی ایئر لائن انڈیگو کے لیے مشکلیں بڑھ گئی ہیں، اسے سنٹرل گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (سی جی ایس ٹی) سے متعلق ایک معاملے میں 75.58 کروڑ روپے کا جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انڈیگو نے جمعہ کو اسٹاک ایکسچینج کو مطلع کیا کہ اسے یہ نوٹس جمعرات 11 دسمبر کو ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے جنوبی دہلی کمشنریٹ کے ایڈیشنل سی جی ایس ٹی کمشنر سے موصول ہوا۔ نوٹس میں ایئر لائن سے مالی سال 2020-21 کے لیے 58 کروڑ 74 لاکھ 99 ہزار 439 کروڑ روپے کا جرمانہ ادا کرنے کو کہا گیا ہے۔ انڈیگو نے کہا کہ محکمہ نے جی ایس ٹی اور جرمانے کی رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ ایئر لائن نے اپنی فائلنگ میں کہا کہ کمپنی کا خیال ہے کہ حکام کی طرف سے جاری کردہ حکم غلط ہے۔" انڈیگو نے کہا ہے کہ وہ مجاز اتھارٹی کے سامنے نوٹس کو چیلنج کریں گے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس سے کمپنی کی مالی حالت، آپریشن یا دیگر سرگرمیوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

نجی ایئر لائن انڈیگو نے گزشتہ ہفتے متعدد پروازوں کی منسوخی اور وسیع تاخیر کی وجوہات کی تحقیقات کی ذمہ داری ایک امریکی کمپنی کو سونپ دی ہے۔ انڈیگو نے جمعہ کو ایک پریس ریلیز میں کہا کہ اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے تکنیکی تحقیقات امریکی کمپنی کے چیف ایوی ایشن ایڈوائزر کو سونپنے کی تجویز کو منظوری دے دی ہے۔ تحقیقات کی قیادت ایوی ایشن سیفٹی کے تجربہ کار کیپٹن جان ایلسن کریں گے جنہوں نے امریکی ایوی ایشن ریگولیٹر ایف اے اے، انٹرنیشنل سول ایوی ایشن آرگنائزیشن (آئی سی اے او) اور انٹرنیشنل ایئر ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشن کے ساتھ ساتھ کئی بڑی عالمی ایئر لائنز کے ساتھ کام کیا ہے۔ انڈیگو کے اندرونی بحران کے انتظام کے گروپ نے، جو بحران سے نمٹنے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا، نے تحقیقات میں ایک بیرونی ماہر کو شامل کرنے کی سفارش کی، جسے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے منظور کر لیا ہے۔ انڈیگو کے ایک ترجمان نے بتایا کہ چیف ایوی ایشن ایڈوائزر کی ٹیم ایک تفصیلی رپورٹ تیار کر کے پیش کرے گی۔ اس سے ان وجوہات کا تعین کرنے کی کوشش کی جائے گی جو ابتدائی طور پر پروازوں میں تاخیر اور بعد میں اتنی بڑی تعداد میں پروازوں کی منسوخی کا باعث بنیں۔

وزیر اعلیٰ نے کئی منصوبوں کا افتتاح کیا

نئی دہلی، 12 دسمبر (ہ س)۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعہ کو شالیمار باغ کے مختلف بلاکس میں کئی پروجیکٹوں کا افتتاح کیا اور علاقے میں جاری ترقیاتی کاموں کا معائنہ کیا، وزیر اعلیٰ نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر شیئر کیا۔ وزیر اعلیٰ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ تمام کام بروقت اور اعلیٰ معیار کے ساتھ مکمل کریں۔ انہوں نے بتایا کہ علاقے میں صفائی ستھرائی، گلیوں کی بہتری اور نکاسی آب کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے وسیع پیمانے پر کام جاری ہے۔ مزید برآں، اٹل کینٹین، آیوشمان آروگیہ مندر، عوامی بیت الخلاء، واٹر اے ٹی ایم، جم، سی سی ٹی وی کیمرے، سوئمنگ پول اور نئے پارکس جیسی سہولیات کی ترقی بھی تیزی سے جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے شالیمار باغ کو صاف، محفوظ اور آسان خدمات کے ساتھ ایک مثالی ماڈل اسمبلی حلقہ بنانے کا عزم کیا۔ مزید برآں، وزیر اعلیٰ نے آج شنکراچاریہ مارگ پر واقع آشرم میں منعقد شری ودیا مہایاگنا میں شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس مقدس تقریب میں بچوں کی پرجوش شرکت خاصی متاثر کن تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب ہماری نئی نسل مذہب، خدمت اور اقدار سے جڑے گی تب ہی معاشرے کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ آشرم میں خدمت میں مصروف تمام بزرگوں کی لگن اور لگن مثالی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ماں للیتا مہاتری کا آشیرواد ہم سب پر قائم رہے اور ہمیں پوری لگن اور خدمت کے ساتھ سماج، قوم اور گائے کے تئیں اپنے فرائض کی ادائیگی جاری رکھنے کی طاقت عطا کرے۔ انہوں نے کہا کہ گائے کو دودھ پلانا صرف ایک عمل نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی سوچ کا عکس ہے جو زندگی کی ہر شکل کا احترام اور حفاظت کرتا ہے۔ یہ جذبہ ہماری ابدی ثقافتی اقدار کی بنیاد ہے،

مختصرات

کانگریس کے ترجمان پون کھیڑا کو 100 کروڑ کا ہتک عزت نوٹس

نئی دہلی، 12 دسمبر یو این آئی، کانگریس پارٹی کے ترجمان اور پارٹی کے میڈیا اور پبلسٹی ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین پون کھیڑا پر سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر انکی ایک پوسٹ کے ردعمل میں 100 کروڑ روپئے کا ہتک عزت کا دعوی کیا گیا ہے۔ یہ دعوی دی اسٹیٹسمین لمیٹڈ کے چیئرمین اور یو این آئی کے ڈائریکٹر آر پی گپتا نے پون کھیڑا کے اس ٹویٹ میں جس میں انھوں نے الزام لگایا تھا کہ ملک کے اعلی ترین عہدے دار کے دفتر کے کسی شخص نے ایک میڈیا کمپنی

حاصل کرنے کے لیے آر پی گپتا کی مدد کی ہے۔ آر پی گپتا کے وکلا کی جانب سے ایک سخت ترین نوٹس میں کھیڑا کے ٹویٹ کو ''اشاروں کنایوں کے ذریعہ محض جھوٹے الزام لگانے کے مترادف قرار دیا ہے'' اور کہا ہے کہ کھیڑا نے نہ صرف انکے موکل بلکہ صدر جمہوریہ پر بھی اپنے سیاسی مفاد کے لیے غلط طور پر الزام لگایا ہے۔ وکلا نے مزید کہا کہ کھیڑا نے غلط الزام لگا کر اور جھوٹ کا استعمال کر کے صدر جمہوریہ کی شبیہ کو مجروح کرتے ہوئے ملک مخالف اور ملک کی عدلیہ پر سرکش اور گستاخانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ اس قانونی نوٹس میں کھیڑا سے اپنے ٹویٹ کو ڈیلیٹ کرنے، انکے موکل سے معافی مانگنے اور تحریری حلف نامہ جس میں اس طرح کے الزامات لگانے سے باز رہنے کا وعدہ کیا گیا ہو، دینے کے لیے کہا گیا ہے۔ قانونی نوٹس میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کھیڑا ان مطالبات کو پورا نہیں کرتے ہیں تو انکے پاس کھیڑا کے خلاف دیوانی اور فوجداری دونوں ہی مقدمے دائر کرنے کے اختیار ہیں ساتھ ہی کھیڑا کو انکے موکل کو 100 کروڑ روپئے ادا کرنے ہونگے اور اگر وہ آئندہ اسی طرح کی حرکت کرتے ہیں تو اسکے بھی اخراجات اور متعلقہ معافی بھی انھیں دینی ہوگی۔

کف سیرپ معاملے میں ای ڈی کی 25 مقامات پر چھاپہ ماری، رانچی کے شیلی ٹریڈرس میں بھی کارروائی

رانچی، 12 دسمبر (ہ س)۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے مہلک کف سیرپ کی خرید و فروخت سے متعلق 1,000 کروڑ کے غیر قانونی تجارت کی تحقیقات کے ایک حصے کے طور پر جھارکھنڈ، اتر پردیش اور گجرات میں 25 مقامات پر چھاپے مارے ہیں۔ آج صبح سے رانچی کے ٹوپودانا میں شیلی ٹریڈرس پر بھی ای ڈی کی چھاپہ ماری جاری ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق لکھنؤ، وارانسی، جونپور، سہارنپور، احمد آباد اور رانچی سمیت کئی شہروں میں بیک وقت چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ جانچ کے دائرے میں کف سیرپ کے غیر قانونی تجارت سے جڑے کاروباری اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ وشنو اگروال بھی ملوث ہے۔ ای ڈی کی ٹیم جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی کے ٹوپودانا انڈسٹریل ایریا میں واقع شیلی ٹریڈرز کے آپریٹر بھولا پرساد کے اسٹیبلشمنٹ اور فلیٹ کی بھی تلاشی لے رہی ہے۔ بھولا پرساد وارانسی پولیس میں درج ایف آئی آر میں ایک ملزم ہے اور مبینہ طور پر غیر قانونی کھانسی کے شربت کیس کے مرکزی ملزم شبھم جیسوال کا رشتہ دار ہے۔ اطلاعات کے مطابق بھولا پرساد نے شیلی ٹریڈرز اسٹیبلشمنٹ کو بھلائی کیمیکلز کے آپریٹر جگناتھ ساہو سے کرایہ پر لیا تھا۔ کچھ دن پہلے وارانسی پولیس نے اس جگہ پر چھاپہ مارا تھا لیکن کھانسی کا شربت کسی اور مقام سے برآمد ہوا تھا۔ ایک دن پہلے، بھولا پرساد کے خلاف ٹوپودانا پولیس اسٹیشن میں ڈرگ کنٹرولر شیل امبشت کے بیان کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ بھولا پرساد نے ڈرگ ڈپارٹمنٹ کے افسران پر 20 لاکھ روپے کی رشوت مانگنے کا الزام لگاتے ہوئے ایک آن لائن شکایت بھی درج کرائی۔

پنویل کے شہریوں کو درپیش مسائل کو لے کر ہوئی پریس کانفرنس

پنویل کے شہریوں کو درپیش مسائل کو لے کر 16 دسمبر کو پنویل مونسپل کارپوریشن پر مہاد

کاس اگھاری کا مورچہ پنویل جمعہ کے دن مہا وکاس اگھاری کہ مقامی اہم لیڈروں کی پریس کانفرنس ہوئی جس میں پنویل شہر ضلع کانگریس کے صدر سدا م پاٹل نے کہا کہ پنویل کے شہریوں کو بہت سے مسائل درپیش ہیں جس میں ٹیکس میں بھاری اضافہ پانی کی کٹوتی بڑھتی ہوئی فضائی الودگی خراب راستے گٹر اس سے عوام پریشان ہیں اس کے پیش نظر ہم نے 16 دسمبر کو پنویل مونسپل کارپوریشن پر مورچہ نکالنے کا فیصلہ کیا ہے یہ مورچہ شہر کے مختلف علاقوں سے گزرتا ہوا مونسپل کارپوریشن جائیں گا وہاں کے کمشنر سے ملاقات کر کے ہم انہیں میمورینڈم دیں گے اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 22 دسمبر کو بھیونڈی کہ رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے کا نوی ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو ڈی بی پاٹل کا نام رکھنے کے مطالبے کو لے کر مورچہ آ رہا ہے ہم اس میں بھی شامل ہوں گے ہم عرصے سے یہ مطالبہ کرتے آ رہے ہیں کہ ایئرپورٹ کو ان کا نام ہی دیا جائے ہمیں مرکزی حکومت کی نیت پر شک ہے ہمارا اہم مطالبہ یہ ہے کہ 25 دسمبر سے جب یہاں سے پرواز شروع ہو جائیں گی اس سے پہلے ایئرپورٹ کو ان کا نام دیا جائے اس پریس کانفرنس میں دیگر مقامی لیڈران بھی شامل تھے۔

ماہم کی درگاہ کے عرس کے موقع پر سماجی کارکن عرفات پٹیل کا استقبال کرتے ہوئے ٹرسٹی سہیل کھنڈوانی ---------------

الوے نوڈ میں غیر قانونی شراب کے اڈوں کے خلاف کاروائی کا اے ائی ایم لیڈر کا مطالبہ

الوے نوڈ اے ائی ایم لیڈر حاجی شاہنواز خان نے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلی ایک ناتھ شندے اور نوی ممبئی کے پولیس کمشنر ملیند بھامرے کو خط لکھ کر اس اہم مسئلے کی توجہ دلائی ہے کہ الوے نوڈ میں بڑے پیمانے پر غیر قانونی شراب کے اڈے ہے معلومات کے مطابق یہاں پر 20 سے زیادہ جگہوں پر شراب غیر قانونی طور پر فروخت ہوتی ہے کرسمس اور نئے سال کے پیش نظر یہاں پر بڑی تعداد میں لوگ شراب نوشی کے لیے اتے ہیں اور غیر اخلاقی حرکتیں کرتے ہیں اس کے علاوہ بھی سال بھر یہاں پر لوگ شراب کے نشے میں جھگڑے بھی کرتے ہیں جس سے یہاں سے گزرنے والی خاتون کو خاص طور سے کافی پریشانی ہوتی ہے اسی کے پیش نظر ان کے خلاف فوری طور پر کاروائی کی جائے اور انہیں بند کیا جائے تا کہ عوام سکون سے رہ سکے۔